ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

صوبہ سرحد نے قمار بازی پر پابندی لگانے کا اعلان کر دیا

قائد جمعیۃ وزیر اعلیٰ سرحد مولانا مفتی محمود صاحب کا اعلان

صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی کوششوں سے صوبہ سرحد کی اسمبلی نے قمار بازی پر پابندی لگادی ہے۔ اگرچہ اس سلسلہ میں قانون تو پہلے ہی موجود تھا لیکن اب اس پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے گا۔ پاکستان کے عوام اور دیندار مسلمانوں نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اس اقدام کا شاندار خیر مقدم کیا ہے۔

وزیر اعلیٰ سرحد صوبائی حکومت سے تنخواہ نہیں لیں گے

پشاور: قائد جمعیت علماء اسلام وزیر اعلیٰ سرحد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی نے اعلان کیا ہے کہ وہ صوبہ سرحد کی حکومت سے تنخواہ وصول نہیں کریں گے۔

علاوہ ازیں وزیر تجارت جناب غلام فاروق خان صاحب اور وزیر تعلیم جناب خان امیر زادہ خان نے بھی تنخواہ نہ لینے کا اعلان کیا ہے۔

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

حافظ فارق، فیوض الرحمٰن ایم اے صدر شعبۂ اسلامیات گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

"آنحضرتؐ کی سیرت کا عملی پہلو"

قسط ۲

بس اللہ کے حضور کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی نماز کے ذریعہ سکون پا رہے ہیں۔ کسی شاعر نے آپ کی شب بیداری کی اس محبت بھری کیفیت کو اس شعر میں ادا کرنے کی اچھی کوشش کی ہے ؎

مجھ کو جنوں نہیں کہ جاگوں ساری رات
لیکن کسی کی یاد ستائے تو کیا کروں

تمام عمر مبارک میں کوئی نماز اپنے وقت سے نہیں ہٹی اور نہ دو وقتوں کے علاوہ کبھی کسی وقت کی نماز قضا ہوئی۔ ایک تو غزوۂ خندق میں کافروں نے عصر کی نماز کا موقع نہیں دیا[1] اور ایک دفعہ کسی غزوہ کے سفر میں رات بھر چل کر صبح کو تمام لوگ سو گئے تو آپ نے بعد کو نماز ادا کی ـــــ اس کے علاوہ مرض الموت میں بیماری کی شدت کے باوجود باجماعت نماز ادا کرتے رہے، جب قوت بالکل جواب دے چکی تھی۔ اس وقت بھی دو صحابیوں کے کندھے پر سہارا دیکر مسجد تشریف لائے۔ انتقال سے تین دن پہلے آپ نے اٹھنے کا قصد کیا تو غشی طاری ہوئی، اور یہی حالت تین دفعہ پیش آئی۔ اس وقت نماز باجماعت ترک ہوئی، یہ تھا خدا کی عبادت گذاری اور یاد کا عملی نمونہ ـــــ

آپ نے روزوں کا حکم دیا، عام مسلمانوں پر سال میں تیس دن کے روزے فرض ہیں مگر خود آپ کی کیفیت کیا تھی، کوئی ہفتہ اور کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہیں جاتا تھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب آپ روزے رکھنے پر آتے تو معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار نہیں کریں گے، سال میں دو مہینے شعبان اور رمضان پورے کے پورے روزے میں گذرتے تھے۔ ہر مہینہ کے "ایام بیض" (۱۳، ۱۴، ۱۵ دین) میں اکثر روزے رکھتے۔ محرم کے دس دن اور شوال کے چھ دن روزوں میں گذرتے۔ ہفتہ میں دو شنبہ اور جمعرات کے دن روزوں میں بسر ہوتا۔ یہ تھا روزوں کے متعلق آپ کا عملی نقشۂ زندگی

---

[1] آپ نے صرف انہی لوگوں کے بارے میں بددعا فرمائی "ان لوگوں نے مجھے عصر کی نماز پڑھنے سے باز رکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے"۔ ایسی بددعا کبھی کسی موذی کے حق میں بھی آپ نے نہیں فرمائی ہوگی ـــ ہم ایک چھوڑ پانچ پانچ نمازیں محض غفلت کی وجہ سے از خود قضا کر دیتے ہیں اور پھر بھی کوئی احساس نہیں ہوتا، اور نہ ہمارے سچے اُمتی ہونے میں کوئی فرق آتا ہے۔

آپ نے لوگوں کو زکوٰۃ و خیرات کا حکم دیا تو پہلے خود اس پر عمل کر کے دکھایا، آپ نے یہ حکم دیا کہ اپنی کمائی میں سے کچھ ذور وں کو دیکر خدا کا حق بھی ادا کرو وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ مگر آپ کا عمل یہ رہا کہ جو کچھ آیا خدا کی راہ میں خرچ ہو گیا، غزوات و فتوحات کی وجہ سے مال و اسباب کی کمی نہ تھی، مگر وہ سب دوسروں کے لئے تھا اپنے لئے کچھ نہ تھا، اپنے ہاں وہی فقر و فاقہ تھا، شکم سیر یہ معمول تھا کہ سال بھر کے خرچ کے لئے تمام ازواج مطہرات کو غلہ تقسیم کر دیا جاتا۔ مگر سال پورا ہونے سے پہلے پہلے یہ غلہ ختم ہو جاتا تھا۔ اور پھر فاقہ پر فاقہ شروع ہو جاتا تھا۔ کیونکہ غلہ کا بڑا حصہ اہل حاجت کی نذر کر دیا جاتا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں "آپؐ سب لوگوں سے سخی تھے، اور سب سے زیادہ سخاوت آپؐ رمضان المبارک میں فرماتے تھے۔ تمام عمر کسی سائل کے جواب میں "نہیں" کا لفظ نہیں فرمایا، کبھی کوئی چیز تنہا نہیں کھاتے تھے تھوڑی چیز میں بھی سب حاضرین کو شریک فرما لیتے، لوگوں کو عام حکم تھا کہ "جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کی اطلاع مجھے دو کہ میں اس کا قرض ادا کر دوں گا، اور اس نے ترکہ چھوڑا ہو تو اس کے حقدار اس کے وارث ہوں گے"۔

ایک دفعہ ایک بدو نے آکر کہا، اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ مال نہ تیرا ہے نہ تیرے باپ کا ہے، میرے اونٹ کر لاد دے" آپؐ نے اس کے اونٹ کو جَو اور کھجوروں سے لدوا دیا۔ اور اس کے کہنے کا برا نہ مانا، خود فرمایا کرتے تھے اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّ خَازِنٌ وَّ اللّٰهُ يُعْطِي، میں تو بانٹنے والا اور خزانچی کی حیثیت رکھتا ہوں، اصل دینے والا تو خدا ہے"۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں، ایک دفعہ رات کو میں آپؐ کے ساتھ راستہ سے گذر رہا تھا، راہ میں آپؐ نے فرمایا "ابوذر! اگر خدا کا پہاڑ میرے لئے سونا ہو جائے تو کبھی پسند نہ کروں گا۔ کہ تین راتیں گذر جائیں اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس رہ جائے البتہ یہ کہ کسی قرض کے ادا کرنے کے لئے کچھ رکھ چھوڑوں"۔

بحرین سے ایک دفعہ خراج کا لدا ہوا خزانہ آیا، فرمایا کہ "صحن مسجد میں ڈال دیا جائے"، صبح کی نماز کے لئے آپؐ تشریف لائے تو دیکھنے والے کہتے ہیں کہ آپؐ نے خزانہ کے انبار کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا، نماز کے بعد ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے اور تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جب سب ختم ہو گیا تو دامن جھاڑ کر اس طرح کھڑے ہو گئے کہ یہ گویا کوئی غبار تھا جو دامن مبارک پر پڑ گیا تھا۔

ایک دفعہ فدک سے چار اونٹوں پر غلہ لد کر آیا، کچھ قرض تھا وہ ادا کیا گیا، کچھ لوگوں کو دیا گیا، حضرت بلالؓ سے دریافت کیا کہ بچ تو نہیں رہا؟ عرض کی "اب کوئی لینے والا نہیں اس لئے کچھ بچ رہا ہے"، فرمایا جب تک دنیا کا یہ مال باقی ہے میں گھر نہیں جا سکتا چنانچہ رات مسجد میں بسر کی، صبح کو حضرت بلالؓ نے بشارت دی کہ یا رسول اللہ! خدا نے آپؐ کو سبکدوش کر دیا، یعنی جو کچھ تھا وہ تقسیم ہو گیا۔ آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا

ایک دفعہ عصر کی نماز کے بعد خلاف معمول اندر تشریف لے گئے اور پھر باہر آ گئے۔ لوگوں کو تعجب ہوا، فرمایا "مجھے نماز میں یاد آیا کہ سونے کا چھوٹا سا ٹکڑا گھر میں پڑا رہ گیا ہے۔ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ رات آ جائے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں پڑا رہ جائے"۔

اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ "ایک دفعہ آپؐ ملول رنجیدہ اندر تشریف لائے، میں نے رنجیدگی کا سبب دریافت کیا، فرمایا اُمّ سلمہؓ! کل جو سات (۷) دینار آئے تھے، شام ہو گئی اور وہ بستر پر پڑے رہ گئے"۔ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ آپؐ مرض الموت میں ہیں۔ بیماری کی سخت تکلیف ہے، نہایت ہی بے چینی ہے لیکن اسی وقت یاد آتا ہے کہ کچھ اشرفیاں گھر پڑی ہیں۔ حکم ہوتا ہے کہ انہیں خیرات کر دو، کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے اس طرح ملے گا کہ اس کے پیچھے اس کے گھر میں اشرفیاں پڑی ہوں"۔ یہ تھی اس باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی عملی مثال۔

آپؐ نے زاہد و قناعت کی تعلیم دی۔ عرب کے گوشہ گوشہ سے خزانے لدے ہوئے آ گئے۔ لیکن آپ کے ہاں وہی فقر و فاقہ تھا، آپؐ کے وصال کے بعد حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ دو حضورؐ اس دنیا سے تشریف لے گئے، مگر دو وقت بھی آپؐ کو سیر ہو کر کھانا نصیب نہیں ہوا"۔ اور جب آپ نے وفات پائی تو گھر میں اس دن کے کھانے کے لئے تھوڑے سے جَو کے سوا کچھ موجود نہ تھا۔ چند سیر جَو کے بدلہ میں آپ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں رہن تھی، آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ "فرزند آدمؑ کو ان چند چیزوں کے سوا اور کسی چیز کا حق نہیں رہنے کو ایک جھونپڑا، تن ڈھانکنے کو ایک کپڑا، پیٹ بھرنے کو روکھی سوکھی روٹی اور پانی"۔ (ترمذی)

یہ محض الفاظ کی خوشنما بندش نہ تھی۔ بلکہ یہی آپؐ کی طرز زندگی کا نقشہ تھا، رہنے کا ایک مکان جو حجرہ تھا۔ جس میں کچی دیوار اور کھجور کے پتوں اور اونٹ کے بالوں کی چھت تھی۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپ کا کپڑا کبھی تہہ کر کے نہیں رکھا جاتا تھا۔ یعنی جو بدن مبارک پر کپڑا ہوتا تھا اس کے سوا کوئی اور کپڑا ہی نہیں ہوتا تھا۔ جو تہہ کیا جاتا۔

ایک دفعہ ایک سائل خدمت اقدس میں آیا، اور بیان کیا کہ سخت بھوکا ہوں، آپؐ نے ازواج مطہرات کو کہلا بھیجا کہ کچھ کھانے کو ہو تو بھیجدیں، ہر جگہ سے یہی جواب آیا کہ "گھر میں پانی کے سوا کچھ نہیں ہے"

ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں زمین پر لیٹے ہیں اور بھوک کی تکلیف سے کروٹیں بدل رہے ہیں

ایک دفعہ صحابہؓ نے آپؐ کی خدمت میں فاقہ کشی کی شکایت کی اور پیٹ کھول کر دکھائے کہ ان پر ایک پتھر بندھا ہے۔ آپؐ نے شکم مبارک کھولا تو ایک کی بجائے تو دو پتھر بندھے تھے، یعنی دو دن سے فاقہ تھا۔ اکثر بھوک کی وجہ سے آواز میں کمزوری اور نقاہت آ جاتی تھی۔ ایک دن دولت خانہ سے نکلے تو بھوکے تھے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر تشریف لے گئے وہ نخلستان سے کھجور توڑ لائے، اور کھانے کا سامان کیا، کھانا جب سامنے آیا تو آپ نے ایک روٹی پر تھوڑا سا گوشت رکھ کر فرمایا کہ یہ فاطمہ کو بھجوا دو، کئی دن سے اس کو کھانا نصیب نہیں ہوا ہے آپؐ کو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بڑی محبت تھی۔ مگر یہ محبت امیر عرب نے بیش قیمت کپڑوں اور سونے چاندی کے زیورات کے ذریعہ سے ظاہر نہیں فرمائی، ایک دفعہ حضرت علیؓ کا دیا ہوا سونے کا ایک ہار حضرت فاطمہؓ کے گلے میں دیکھا تو فرمایا، اے فاطمہؓ! تم کیا لوگوں سے یہ کہلوانا چاہتی ہو کہ محمدؐ کی بیٹی گلے میں آگ کا طوق ڈالے ہے۔ حضرت فاطمہؓ نے اسی وقت وہ طوق اتار کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خرید کر آزاد کیا

اسی طرح ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے سونے کے گنگن پہنے تو اتروا دیئے، کہ محمدؐ کی بیوی کو یہ زیبا نہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ "انسان کے لئے دنیا میں اتنا ہی کافی ہے۔ جس قدر ایک مسافر کو زادِ راہ" یہ قول تھا اور عمل یہ تھا کہ ایک دفعہ چند جاں نثار ملنے آئے تو دیکھ کر کہ پہلو میں چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں، عرض کی یا رسول اللہ! ہم لوگ ایک نرم گدا بنا کر حاضر کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا، مجھ کو دنیا سے کیا غرض، مجھ کو دنیا سے اسی قدر تعلق ہے جس قدر اس سوار کو جو راستہ چلتے کہیں سایہ میں آرام کرتا ہے۔ اور پھر آگے بڑھ جاتا ہے

باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۱۰ جمادی اول ۱۳۹۲ھ

مطابق

۲۳ جون سنہ ۱۹۷۲ء

جلد ۱۵

شمارہ ۲۲

فی پرچہ ۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

سہ ماہی ۶/۰ "

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

مرتب

محمد حنیف سہارنپوری

رفتارِ زمانہ

احمد حسین کمال

کراچی کا حالیہ سانحہ

اس ہفتہ پاکستان کو جس سب سے بڑے سانحہ سے گذرنا پڑا ہے وہ کراچی میں مزدوروں پر پولیس کی فائرنگ کا واقعہ ہے۔ اس فائرنگ سے بہت سی بے گناہ جانیں ضائع ہوگئی ہیں اور بہت سے غریب خاندان غم و اندوہ میں ڈوب کر رہ گئے ہیں۔

صنعتی دائرہ میں تصادم کا یہ سلسلہ گذشتہ ۳ سال سے جاری ہے۔ پیپلز پارٹی کے برسر اقتدار آجانے سے یہ توقع تھی کہ کم از کم صنعتی حلقوں میں امن قائم ہوجائے گا، اور مزدور اطمینان کے ساتھ اپنے کام میں لگ جائیں گے۔

لیکن افسوس کہ یہ امید پوری نہیں ہوسکی۔

پیپلز پارٹی کا دورِ حکومت مزدوروں کے لئے سب سے بڑا ابتلاء بن کر آیا ہے۔ پیپلز پارٹی کے وہ رہنما جو ماضی میں مزدوروں کے نام اپنی قیادتوں کا مقام تعمیر کرتے رہے، اب وزارتوں کے مناصب پر فائز ہوگئے ہیں اور جو فائز نہیں ہوسکے ہیں وہ یا تو وزارت کے حصول کی تگ و دو میں مصروف ہیں یا پھر پارٹی کے اندر گروہ بندیاں پیدا کر رہے ہیں۔

مزدور بیچارے پھر ایک بار سرمایہ دار اور نوکر شاہی کے رحم و کرم کے دائرے میں آگئے ہیں۔

کاش کراچی کے حلقوں سے لئے جانے والے مرکز اور صوبہ میں شامل وزراء میں اتنی اخلاقی جرأت ہوتی کہ وہ اس حادثہ فاجعہ پر اپنی وزارتوں سے مستعفی ہوجاتے اور مزدور و، کے درمیان آکر کام کرتے، تاکہ ایک طرف سرمایہ دار اور نوکر شاہی کی ملی بھگت و جبر سے مزدور آزاد رہ سکتے اور دوسری طرف مزدور مایوسی میں مبتلا ہوکر کسی اشتعال کا شکار نہ بنتے، نیز ان کے مسائل پر ہمدردانہ غور کا سلسلہ شروع ہوسکتا۔

خالی بیانات پر بیانات جاری کرنے سے ہرگز نہ تو مزدور مطمئن ہونگے، نہ استحصال کرنے والے اپنے تشدد سے باز آئیں گے۔

موجودہ حکومت نے بلند بانگ لیبر پالیسی کے ذریعہ خوناقص اصلاحات کرنی چاہی ہیں، اس نے معاملات کو اور پیچیدہ بنادیا ہے۔ ادھورا علاج مرض کا خاتمہ نہیں کرتا بلکہ اسے مہلک بنادیتا ہے۔

انقلاب کے دعویدار اصلاحات بھی ڈھنگ کی جاری نہیں کرسکے، لاہور کے ہنگامہ نے ایک مزدور کی جان لی اور اب کراچی کے ہنگاموں نے متعدد مزدوروں کو موت کے آغوش میں پہنچا دیا ہے۔

کیا حالات کی یہ رفتار اس ملک مستقبل کو تاریک نہیں بنادے گی؟ (۹ جون ۱۹۷۲ء)

ڈیرہ غازیخاں کے ایک ایم، این، اے کا قتل

ڈیرہ غازی خاں سے قومی اسمبلی کے ایک رکن ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو دن دہاڑے گولی مار کر ہلاک کردیا ہے اس المناک واقعہ کے محرکات کیا ہیں۔ اس پر تو سرکاری تحقیقات سے روشنی پڑسکے گی۔ (ورق الٹیئے)

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

تاہم اس قسم کے واقعات خواہ کسی ذاتی دشمنی کی بنا پر ہوں یا کسی سیاسی چپقلش کا نتیجہ ہوں ہرگز قابل برداشت نہیں ہیں۔ اس طرح ملک کا امن و امان تباہ ہوتا ہے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں اور ہر شخص پر خوف و دہشت کی فضا مسلط ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے قتل کی مکمل تحقیقات ہونا چاہیئے تاکہ صحیح صورت حال سامنے آجائے۔ اور خواہ مخواہ کے شکوک و شبہات کو پھیلنے کا موقعہ نہ ملے۔

(۱۰ر جون ۱۹۷۲ء)

صدر بھٹو کے دورہ کا آخری دور

صدر مملکت اپنا بیرونی دورہ مکمل کر کے ایران پہنچ گئے ہیں۔ وہ ایران میں تین دن قیام کر کے آج پاکستان واپس پہنچ جائیں گے۔

کہا جاتا ہے کہ صدر کا ایران کا یہ دورہ سب سے اہم ہوگا۔ اس لئے کہ ایران میں صدر جو مذاکرات کر رہے ہیں — وہ پاکستان کے موجودہ حالات میں سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ صدر نے ان مذاکرات میں شمولیت کے لئے بلوچستان کے گورنر جناب غوث بخش بزنجو کو بھی ایران بلا لیا ہے۔

خبر ہے کہ صدر نے ایران میں سرکاری مذاکرات کے علاوہ شاہ ایران سے غیر سرکاری اور نجی مذاکرات بھی کئے ہیں ہماری خواہش ہے کہ صدر کا موجودہ دورہ پوری طرح کامیاب رہے۔ لیکن ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ایران کے دورہ کو نہایت اہم قرار دے کر باقی مسلمان ملکوں کے دورہ کو کیوں غیر اہم بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

یہ شوشہ سب سے پہلے بی، بی، سی لندن نے چھوڑا اور اب ہمارے یہاں کے نشریاتی ادارے بھی اسی قسم کی بات کر رہے ہیں۔

پاکستان کو تمام مسلمان برادر ملکوں کے ساتھ اپنے تعلقات پر یکساں اہمیت کا زور دینا چاہیئے۔ کسی خاص مسلمان ملک کے ساتھ خصوصی اہمیت کا ذکر دوسرے مسلمان ملکوں کی اہمیت گھٹانے کے مترادف ہے۔

موجودہ ابتلاء میں مشرق وسطیٰ کے تمام مسلمان ملکوں نے پاکستان کی مکمل حمایت کی ہے بلکہ نظر بہ ظاہر ایران سے زیادہ عرب ملکوں نے پاکستان کے موقف کا ساتھ دیا ہے اور افغانستان تک نے بھرپور حمایت کی ہے۔ جبکہ ایران کا رویہ غیر جانبدارانہ سا رہا ہے۔ تاہم ایران نے جتنی کچھ بھی حمایت کی ہے۔ وہ بھی ہمارے صد شکریہ کی مستحق ہے لیکن یہ بات پاکستان کے حق میں ہرگز نہیں ہوگی۔ اگر دوسرے مسلمان ملکوں کے مقابلہ میں ایران کے رویہ کو زیادہ اہمیت دے کر ترجیح دی جائے۔

ایران کمیت تمام مسلمان ملکوں کے ساتھ تعلقات کی یکساں اہمیت پر زور دینا ہماری خارجہ پالیسی کی اساس ہونی چاہیئے۔ اسی میں ہمارے مستقبل کی کامیابی ہے۔

(۱۰ر جون ۱۹۷۲ء)

ہفت روزہ "چٹان" کی تازہ توجہ فرمائی

لاہور کے ایک ہفت روزہ "چٹان" نے ۱۲ر جون ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں "مفتی محمود کی وزارت / تجربہ / آزمائش، امتحان" کے عنوان سے ایک اداریہ سپرد قلم کیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے اکابر و کارکنان کے خلاف اس ہفت روزہ نے کئی سال تک جو معاندانہ مہم جاری رکھی، وہ پاکستان کے اخبار بیں طبقہ سے مخفی نہیں ہے۔ اور اسی لئے ہم نے اس ہفت روزہ کی تحریروں کو زیادہ قابل توجہ نہیں سمجھا۔ اس لئے کہ دشنام طرازی اور بہتان سازی کا جواب اسی انداز سے دینا ہمارے لئے ممکن ہی نہیں تھا تاہم بعض اوقات ان غلط فہمیوں و تہمت تراشیوں کی تردید پر ہمیں مجبور ہونا پڑا ہے۔ جن کا اظہار نہایت سوقیانہ زبان میں یہ ہفت روزہ کرتا رہا ہے۔ اس اداریہ میں بھی ترجمان اور جمعیۃ کے اس دیرینہ مہربان معاصر نے حضرت مفتی صاحب کی وزارت کے ساتھ ہمدردانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے اداریہ کے شروع میں ہی ترجمان اور جمعیۃ پر حسب عادت مکروہ نشتر زنی کی ہے اور بدترین سوء فہمی کا بیج بونا چاہا ہے۔ چنانچہ معاصر لکھتا ہے کہ:۔

"ہم اب بھی یہ ہی محسوس کرتے ہیں کہ جمعیۃ کے اکابر پیپلز پارٹی کی ہمنوائی نہ کرتے اور دایاں بازو کی جماعتوں کے خلاف محاذ نہ بناتے تو آج ملک کا نقشہ مختلف ہوتا"

اس جملہ میں جمعیۃ کے اکابر کے خلاف جو خطرناک زہر گھلا ہوا ہے، اس کا اندازہ مشکل نہیں ہے۔

کتنا دیدہ دلیرانہ جھوٹ ہے کہ اکابر جمعیۃ نے پیپلز پارٹی کے ساتھ ہمنوائی کی اور دایاں بازو کے خلاف محاذ بنایا۔

دراصل یہ ہی وہ جھوٹ تھا، جس نے ملک کا نقشہ بدل ڈالا۔ جمعیۃ جس نے اول دن سے دائیں اور بائیں بازوؤں کی کشمکش سے علیحدہ رہ کر ایک معتدل اور سلامت روی کی سیاست کی راہ باز کی تھی اور خالص اسلام کی طرف سب کو بلایا تھا۔ اس کے خلاف نام نہاد دائیں بازو نے بہتان تراشیوں سے لبریز ہنگامہ گرم کیا جس میں سب سے آگے آگے ہمارا یہ مہربان معاصر ہی تھا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف دائیں بازو کا یہ متحدہ محاذ ہی تھا جس نے ملک کا نقشہ بدل ڈالا۔

ہم پورے یقین و اعتماد اور واقعات و حالات کے استشہاد کے ساتھ کہتے ہیں کہ اگر جمعیۃ کے خلاف جھوٹ اور تہمت کی یہ مہم شروع نہ کی جاتی اور الیکشن کے آخری مرحلہ تک دائیں بازو کے عناصر بشمول "چٹان" جمعیۃ کی زبردست مخالفت نہ کر رہے ہوتے تو آج یقیناً ملک کا نقشہ مختلف ہوتا، اور جس طرح جمعیۃ آج صوبہ سرحد و بلوچستان میں اسلام، استحکام پاکستان کی مؤثر نمائندگی کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ بالکل اسی طرح سندھ اور پنجاب میں بھی وہ مصروف عمل ہوتی۔ بلکہ سقوط مشرقی پاکستان کا المیہ ہی پیش نہ آتا اور جمعیۃ وہاں بھی پاکستان و اسلام کا پرچم بلند کئے ہوئے ہوتی۔ حتیٰ کہ آج پاکستان کی مرکزی حکومت پر بھی اسلامی غلبہ کے اثرات حاوی ہو رہے ہوتے۔

کاش اس معاصر اور اس کے ہمنواؤں کو اتنے تلخ اور تباہ کن نتائج کے بعد ہی سچائی کو قبول کرنے کی توفیق ہو جاتی۔ لیکن افسوس ہے کہ آج بھی وہ اپنے قارئین کو جمعیۃ کی طرف سے اس سوء ظن میں مبتلا کرنے کی سعی کر رہا ہے۔ کہ اگر جمعیۃ خاموشی کے ساتھ کوتاہ اندیش دائیں بازو اور اس معاصر کی تابع مہمل بن کر رہتی تو آج ملک کا نقشہ مختلف ہوتا" حالانکہ اس کا نتیجہ اس حشر کے سوا کیا ہوتا، جو معاصر کے پسندیدہ دائیں بازو کا ہوا۔ اور آج جمعیۃ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں بھی اس پوزیشن میں ہرگز نہ آسکتی تھی کہ ملک و ملت کو اسلام و استحکام پاکستان کی راہ دکھلا سکتی۔

(۱۲ر جون ۱۹۷۲ء)

صوبہ سرحد میں بھی اردو
سرکاری زبان قرار دیدی گئی

سرحد میں حضرت مفتی محمود صاحب کی حکومت نے اردو کو سرکاری زبان قرار دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

شراب پر پابندی کے انقلابی اسلامی اقدام کے بعد حکومت سرحد کا اردو کو سرکاری زبان قرار دینے کا اقدام بھی ایک تاریخی اقدام ہے۔

سرحد و بلوچستان کے صوبوں میں جمعیۃ اور نیپ کی مشترک حکومتیں قائم ہیں۔ ان دونوں جماعتوں کو پاکستان کے سنگ بنیاد اسلام کی مدعی اور پاکستان کے دعویدار گروہوں نے ہمیشہ اسلام کا مخالف اور پاکستان کا باغی کہا ہے۔ لیکن خود ان گروہوں کو ۲۵ سال تک حکمرانی کرنے کے باوجود نہ تو اسلام کا ایک حکم تک نافذ کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور نہ اس اردو زبان کو سرکاری درجہ دینے کا یارا ہوا، جسے پاکستان کے وجود کی اساس اور اتحاد کی ضمانت بتایا جاتا ہے۔

اب اگر یہ توفیق ہوئی ہے تو ان دو جماعتوں کو جو گذشتہ ۲۵ سال سے ان گروہوں کے ہر جھوٹ اور ہر ستم کا نشانہ بنتی رہی ہیں۔

ہم اس اقدام پر جناب مفتی محمود صاحب کی حکومت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ تدریج ایسے تمام اقدامات کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ جو اسلام کے غلبہ اور پاکستان کے استحکام کی راہ ہموار کرنے والے ہیں

(۱۲ر جون ۱۹۷۲ء)

جہیز کی لعنت پر پابندی

حکومت سرحد کا تیسرا اہم اقدام جس سے بے شمار معاشرتی خرابیوں کا انسداد ممکن ہو سکے گا۔ جہیز کی رسم پر بعض پابندیوں کا اعلان کیا ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں میں جہیز کی موجودہ رسوم ہندوؤں کے رسم و رواج سے درآمد ہوئی ہیں۔ اس کی وجہ سے

(باقی صد ۱۲ پر)

صراحات

احمد حسین کمال

علماء کی جدوجہد اور تاریخ کا نیا مرحلہ

۱۸۵۷ء میں وہ ہندوستان ختم ہو چکا تھا جو اس برصغیر میں ایک ہزار سالہ مسلم اقتدار کا آئینہ دار تھا۔

اس عظیم مسلم ہندوستان میں دراڑیں تو شاہجہان کے آخری دور کے واقعات سے ہی پڑنی شروع ہو گئی تھیں لیکن اس میں زبردست انحطاط کے آثار شہنشاہ عالمگیر کی وفات کے بعد نمایاں ہونے شروع ہوئے۔

اس مسلم ہندوستان کو بچانے کے لئے فکری اور عملی دائرے میں سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہؒ نے کام شروع کیا۔ آپ نے علماء دین کا ایک گروہ اس مقصد کے لئے تیار کرنے کا آغاز کیا۔ اور آئندہ کے مسلم ہندوستان کی تعمیر نو کے لئے نئے افکار، نئے منصوبے اور نئے پروگرام پیش کئے، جو خالص اسلامی فکر، اسلامی اصول اور اسلامی ہدایات پر مبنی تھے۔

برصغیر کی تاریخ میں، بلکہ شاید اسلام کی تاریخ میں پہلی بار خالص علماء کے گروہ نے مکمل سیاسی، سماجی اور اقتصادی انقلاب کے لئے باقاعدگی اور سرگرمی کے ساتھ جدوجہد شروع کی۔ یہ جدوجہد پورے برصغیر میں پھیل گئی۔ اور بنگال، مدراس، اودھ، دہلی، یوپی، پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان میں علماء کی سرپرستی وقیادت میں متعدد عوامی تحریکیں برپا ہوئیں۔ جن کا مقصد خالص اسلام کی اساس پر نئے مسلم ہندوستان کی انقلابی تعمیر تھا۔

ان تحریکوں نے بالآخر عمومی جہاد کی صورت اختیار کر لی جو ۱۸۵۷ تک جاری رہا۔

علماء کی یہ جدوجہد ہر مرحلہ پر کامیاب ہوتے ہوتے صرف اس لئے ناکام ہو گئی، کہ مسلمانوں کے دولت مند سرمایہ دار اور امیر طبقہ نے اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے برصغیر میں دخیل ہونے والی غیر ملکی طاقتوں اور مقامی استحصال پسند قوتوں سے سودے بازیاں کیں۔ جن کے ثبوت سے تاریخ کے اوراق سیاہ ہیں۔

۱۸۵۷ء کا سال مسلم ہندوستان کے لئے سب سے بڑے ابتلاء کا سال تھا۔ اس سال برطانوی استعمار، عوامی تحریک آزادی کو مکمل طور پر کچل دینے میں غدار عناصر کی ملی بھگت اور تعاون کے ساتھ کامیاب ہو گیا۔ اور علماء کے اثر و رسوخ کو کلیتہً نیست و نابود کرنے پر تل گیا۔

۱۸۵۷ء اور اس کے بعد چند سالوں میں برطانوی استعمار نے چن چن کر متحرک اور با اثر عالمانِ دین کو یا تو پھانسیاں دیں، گولیوں کا نشانہ بنایا، یا کالے پانی بھیج دیا۔ اور ملک کے دور دراز مقامات پر لے جا کر محبوس کر دیا۔

معاشی اعتبار سے ان کو پوری طرح تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ اور اس قسم کا نظام اس ملک میں جاری کیا جس کے نتیجے میں عالمانِ دین پر تمام اقتصادی دروازے اور معاشرتی نفوذ کے راستے بند ہو گئے۔

علماء کی جمعیت اور طاقت پوری طرح منتشر کر ڈالی گئی اور عوام میں ان کے اثر و رسوخ کے لئے کوئی راستہ کھلا نہیں رہنے دیا گیا۔

ان ناگفتہ بہ اور المناک حالات میں ایک عظیم شخصیت آگے بڑھی۔ جس نے از سر نو علماء دین کی منتشر قوتوں کو یکجا کرنے کا کٹھن کام شروع کیا۔

یہ عظیم شخصیت حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ جس نے علماء کی بکھری ہوئی قوت کو یکجا کرنے کا مرکزی نقطہ دار العلوم دیوبند کو بنایا۔

مسلم ہندوستان کے خاتمہ اور برطانوی عہد کے آغاز پر نہایت نامساعد حالات میں وقت کے اس امام اعظم نے زبردست بے سروسامانی کے باوجود علماء کی منتشر قوتوں کو یکجا کرنے کے لئے ایک مرکزی نقطہ بھی متعین کر دیا اور ان کے فعال عنصر کے لئے ایک جگہ جمع ہو جانے کا راستہ بھی بنا دیا۔

اس عظیم کام کی انجام دہی کے بعد ایک دوسری عظیم شخصیت نے علماء کی جماعت کو پھر ایک بار اس انقلابی راہ پر گامزن ہو جانے کی راہنمائی فرمائی۔ جس کی داغ بیل حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے جانشینوں نے ڈالی تھی

یہ عظیم شخصیت جسے دنیا شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے نام سے جانتی ہے۔ علماء دین کی منتشر قوتوں کو نہ صرف جمع کر دینے میں کامیاب ہوئے۔ بلکہ برطانوی عہد میں علماء کو با اثر عوامی اور فعال سیاسی عنصر بنا دینے میں بھی کامیاب ہو گئے۔

اب برطانوی حکومت کے ساتھ سیاسی پنجہ آزمائی کا وقت آ گیا تھا اور ہندوستان انگریز کی غلامی سے گلو خلاصی حاصل کرنے کی جدوجہد کے میدان میں داخل ہونے والا تھا۔

اس مرحلہ پر ایک تیسری عظیم شخصیت نے آگے بڑھ کر اس چیلنج کو قبول کیا۔ یہ شخصیت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی تھی۔

آپ نے نہ صرف اپنے دونوں پیشروؤں اور استاد و استاد الاستاد یعنی حضرت مولانا شیخ الہند اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی کے مشن کو ہی سنبھالا۔ بلکہ آپ شاہ ولی اللہ سے لے کر اب تک کی تمام اسلامی جدوجہد کی علامت بن گئے اور موجودہ دنیا میں اسلام کے سب سے بڑے اور مثالی ترجمان کے مقام پر فائز ہوئے۔ آپ نے برطانوی استعمار کو اس طرح چیلنج کیا، اور علماء کی جماعت کو تحریک لے کر

انگریزی اقتدار سے اس طرح پنجہ آزمائی کی کہ افرنگی سیاست و اقتدار کا سارا قلعہ زمین بوس ہونے لگا۔

تحریک خلافت، تحریک عدم تعاون، تحریک سول نافرمانی اور تحریک استخلاص وطن میں آپ اور آپ کے رفیق علماء نہ صرف شامل رہے بلکہ ہر مرحلہ پر پیش پیش بھی رہے۔

۱۸۵۷ میں جس انگریز نے اپنے ہمہ گیر اقتدار کے زعم میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ اب اس سرزمین پر ہمیشہ کے لئے انگریزی سلطنت کا جھنڈا سربلند ہو گیا اور مسلم ہندوستان نہ صرف ہمیشہ کے لئے مٹا دیا گیا ہے بلکہ مسلمانوں کے علماء دین کا بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قلع قمع کیا جا چکا ہے۔

جبکہ انگریزوں کے اس دعویٰ کی غیر مشروط ہمنوائی مسلمانوں کا مفاد پرست اور ابن الوقت طبقہ بھی زور و شور سے کر رہا تھا، تو اس انگریز نے اور اس کے ہمنواؤں اور ساری دنیا نے دیکھا کہ صرف نوے سال کے عرصہ میں ہی اس کا یہ دعویٰ باطل ہو گیا۔

علماء مٹائے نہیں جا سکے۔ ان کی طاقت پھر ایک جگہ جمع ہوئی۔ انہوں نے ایک بار پھر انگریزی اقتدار کو چیلنج کیا۔ اور وہ پاک و ہند کی سرزمین انگریزی جھنڈے کو سرنگوں کر دینے میں کامیاب ہو گئے۔ صرف نوے سالی میں دنیا نے یہ انقلاب دیکھ لیا۔ اور یہ دیکھا کہ انگریز نہ صرف پاک و ہند سے رخصت ہوا بلکہ ایشیا کے ہر خطہ سے نکل جانے پر مجبور ہو گیا۔

تاریخ کا یہ عظیم کارنامہ صرف تین شخصیتوں کا مرہون منت ہے، حضرت مولانا قاسم نانوتوی، حضرت مولانا شیخ الہند اور حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمہم اللہ اجمعین۔

جن کے ساتھ علماء کی ایک عظیم جماعت سرگرم عمل رہی انگریز نے مختلف حربوں اور سازشوں سے کام لے کر جس مسلم ہندوستان کو ختم کر کے اپنا مقبوضہ علاقہ بنایا تھا، اس ہندوستان پر وہ سو سال بھی مکمل حکمرانی نہیں کر سکا، اور نوے سال بعد ہی اسے یہاں سے نکل جانا پڑا۔

انگریز کے نکل جانے کے بعد ہندوستان ایک نئی تاریخی تبدیلی کا منتظر ہے۔

انگریز سے پہلے کی ہندوستان کی ایک ہزار سالہ تاریخ مسلمان اقتدار کی تاریخ ہے۔ اسلامی اثر و نفوذ کی تاریخ ہے انگریز کے بعد سے اب تک ہندوستان بشمول پاکستان تاریخ کے ایک عبوری دور سے گذر رہا ہے۔

۱۹۴۷ء کے سیاسی واقعات اور ردوبدل نے ایک بار پھر علماء کو اس برصغیر کے سیاسی عمل سے دور کر دیا تھا۔ اس کی وجوہات بھی وہی تھیں جو ۱۸۵۷ء میں انگریزوں

(باقی صد ۱۲ پر)

قسط چہارم

زاہد الراشدی

کیا عبوری آئین عوامی توقعات کے مطابق ہے؟

ایک تبصرہ ● ایک جائزہ

صدر کا مواخذہ

آئین میں صدر مملکت کے مواخذہ کے لئے بھی کچھ دفعات رکھی گئی ہیں، مگر وہ ہمارے نقطۂ نظر سے قطعاً ناکافی ہیں، کیونکہ مواخذہ کا جو طریق کار طے کیا گیا ہے اس کے مطابق عملاً مواخذہ ممکن ہی نہیں۔ مثلاً پہلے ۲۵ ارکان قومی اسمبلی صدر کے مواخذہ کی قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیں، اس نوٹس کے بعد ۱۴ دن کا وقفہ گزر جائے۔ اس کے بعد اسمبلی میں اس پر بحث ہو، پھر اکثریت کے ساتھ قرارداد منظور کی جائے اور یہ اکثریت بھی کم از کم ۷۵ ارکان پر مشتمل ہو۔ ان حدود و شرائط کے دائرہ میں اول تو صدر کے خلاف کسی قرارداد کے منظور ہونے کی کوئی عملی صورت ہی نہیں خصوصاً جبکہ پارلیمنٹ میں صدر کی پارٹی کے ارکان کی اکثریت ہو۔ علاوہ ازیں اگر خوری نوعیت کا کوئی مسئلہ درپیش آجائے تو اس سے نمٹنے کے لئے اتنا زیادہ وقفہ صدر کو دوبارہ فضا اپنے حق میں کرنے اور معاملہ کو دبانے کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر صدر کے فرائض اور منصبی ذمہ داریوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مواخذہ کے حق کو محدود رکھنا ہی ضروری ہو، تو بھی کم از کم اتنی گنجائش ضرور ہونی چاہیئے کہ اسمبلی میں صدر کے کسی بھی اقدام پر بحث کی عام اجازت ہو۔ خواہ قرارداد عدم اعتماد کی منظوری کو اکثریت ہی کا پابند رہنے دیا جائے۔ مگر صدر کے اقدامات پر بحث کرنے اور دستور کی خلاف ورزی یا شدید بدعنوانی کے ارتکاب کی صورت میں صدر کے خلاف قرارداد پیش کرنے میں کوئی رکاوٹ اور اس پر بحث میں زیادہ وقفہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ ہم اس بات کے بھی حق میں ہیں کہ سپریم کورٹ کو مملکت کے کسی بھی شہری کی درخواست پر صدر کے مواخذہ یا اس سے صفائی طلب کرنے کا حق حاصل ہو۔ اور یہ معاملہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ کسی درخواست کو مواخذہ کی بنیاد بنانے کے قابل سمجھے یا نہ، تاکہ صدر مملکت کا وقت خواہ مخواہ ضائع ہونے سے بچ جائے۔ ایسا ہی قانون نائب صدر وزیر اعلیٰ، گورنر اور دیگر اعلیٰ حکام کے معاملہ میں بھی ہونا چاہیئے۔

صدر کو قومی اسمبلی توڑنے کا اختیار

آئین میں صدر مملکت کو قومی اسمبلی توڑ دینے کا بھی اختیار تفویض کیا گیا ہے۔ اور یہ الٹا چکر ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جو قومی اسمبلی خود صدر کو منتخب کرنے اور اسے صدر بنانے والا ادارہ ہے اسے توڑنے کا اختیار صدر کو کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ جب اسی قومی اسمبلی نے اسے صدر منتخب کیا ہے اور اسی اسمبلی کو اس نے توڑ دیا تو کیا خود صدر کی آئینی حیثیت مشکوک نہیں ہو جائے گی۔ کیونکہ اگر اسمبلی کے ارکان خود رکنیت کے اہل نہیں رہے تو جسے انہوں نے منتخب کیا ہے۔ وہ صدارت کا اہل کیسے رہ سکتا ہے؟ یہ بات اس وقت قابل قبول ہو سکتی ہے۔ جب صدر قومی اسمبلی کے بجائے براہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوا ہو۔ لیکن صدر کو خود اسے منتخب کرنے والے ادارہ کے توڑنے کا اختیار دینا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

قومی اسمبلی کے ارکان کے لئے شرائط

اسمبلی کے ارکان کے لئے جو شرائط رکنیت آئین میں طے کی گئی ہیں وہ بھی قطعاً ناکافی ہیں اور اس سلسلہ میں چند باتیں اصولاً قابل غور ہیں۔

(۱) جب یہ بات طے شدہ ہے کہ قانون سازی قرآن و سنت کے مطابق ہوگی تو اس قانون سازی میں حصہ لینے والے ارکان کا مسلمان ہونا بھی ضروری ہونا چاہیئے قرآن و سنت سے قوانین کے استنباط و استخراج کا حق کسی غیر مسلم کو کیسے دیا جا سکتا ہے؟ اور یہ غیر مسلموں پر بھی ظلم ہے کہ انہیں ان کے عقیدہ و مذہب کے خلاف قرآن و سنت کی روشنی میں قانون سازی کے لئے منتخب کیا جائے اور ان کے ذمہ ان کے عقیدہ کے خلاف کام لگایا جائے۔

(۲) ارکان اسمبلی کے ذمہ کام یہ ہے کہ وہ ملک کے لئے قوانین بنائیں اور قرآن و سنت کے مطابق قوانین میں ترامیم وغیرہ کریں۔ مگر ارکان اسمبلی کے لئے کوئی تعلیمی معیار مقرر نہیں کیا گیا۔ اگر (جیسا کہ آئین میں گنجائش ہے) قومی اسمبلی کے ارکان کی پوری کی پوری تعداد یا بھاری اکثریت ایسے افراد کی منتخب ہو جائے۔ جو نہ تو قرآن و سنت سے مطلوبہ آگاہی رکھتے ہیں۔ اور نہ عصری قانون پر انہیں عبور ہے۔ نہ ہی ان میں قانون سازی کی اہلیت ہے تو ایسے افراد پر مشتمل اسمبلی خاک قانون بنائے گی؟ یہ اصول ہر جگہ اور ہر سطح پر مسلم ہے کہ ہر ادارہ کے لئے ایسے افراد چنے جاتے ہیں۔ جو اس ادارہ کے ذمہ لگائے ہوئے کام سے واقفیت اور مطلوبہ تجربہ رکھتے ہوں اور یہ سسٹم طریقی نہیں تو اور کیا ہے کہ ملک کے سب سے بڑے ادارہ کے ارکان کے لئے ایسی کوئی شرط نہیں۔

(۳) ہماری رائے میں اسمبلی کی رکنیت کی بنیادی شرائط میں یہ شرطیں لازماً شامل ہونی چاہئیں کہ وہ مسلمان ہو، اور اسلامی و عصری قانونی اور ملکی معاملات پر گہری نظر رکھتا ہو، نیز دونوں شرطوں کے لئے کوئی معیار بھی طے ہونا ضروری ہے

قانون سازی کے اختیارات

آئین میں قانون سازی کے اختیارات کو صدر، قومی اسمبلی، گورنروں اور صوبائی اسمبلیوں کے مابین تقسیم کیا گیا اس تقسیم کی نوعیت پر تفصیلی گفتگو تو ہم مناسب مقام پر کریں گے۔ اس وقت ہمیں اصولاً قانون سازی کے حق کے بارے میں یہ غور کرنا ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں قانون سازی کے اختیارات کی کوئی حد بھی متعین ہے یا نہیں۔ اس سلسلہ میں اسلامی اصول تو بالکل واضح ہے کہ جو قوانین قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وضاحت کے ساتھ موجود ہیں۔ وہ تو بہر حال نافذ ہونگے اور اس سلسلہ میں کسی کو کوئی اختیار نہیں اور جو قوانین قرآن و سنت کی روشنی میں خلفاء راشدین نے اپنے ادوار میں نافذ کئے۔ وہ بھی قومی اسمبلی یا کسی بھی ادارہ یا فرد کی دسترس سے بالاتر ہیں۔ اسمبلی اگر صحیح معنوں میں نمائندہ اور قانون سازی کے اہل ہو، تو اسے صرف یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایسے معاملات میں جن کے بارہ میں قرآن و حدیث اور خلفاء راشدین کا کوئی فیصلہ موجود نہیں ہے غور کرے اور ائمہ اربعہ کے ارشادات کی روشنی میں خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہؒ کی فقہ کو سامنے رکھ کر ان معاملات میں قانون بنائے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی نگرانی کرے۔ ان حدود و قیود سے بالاتر ہو کر صدر، اسمبلی یا گورنر کو قانون سازی کا لامحدود اختیار دینا نہ صرف شرعاً ناجائز ہے۔ بلکہ اگر اسے خدائی اختیارات میں صدر یا اسمبلی کو شریک کرنے کے مترادف قرار دیا جائے تو شاید غلط نہ ہوگا۔ اس لئے آئین میں قانون سازی کے ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ صدر، اسمبلی یا گورنر قرآن و حدیث اور خلفاء راشدین کے فیصلوں کو نافذ کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور کوئی قانون ان قوانین کے خلاف نہیں بنائیں گے۔ نیز قانون سازی کے ذمہ دار افراد قانون سازی کرتے ہوئے شرعی اصول و ضوابط کو مقدم رکھیں گے۔ اس ضروری وضاحت کے بغیر ہم قانون سازی کے موجودہ طریق کار کو قطعاً قبول نہیں کر سکتے۔

(رپورٹ عبدالقیوم مانسہرہ)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا تنظیمی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام غوث ہزاروی ایم این اے نے ضلع ہزارہ کا پانچ روزہ تنظیمی دورہ کیا۔ انہوں نے ایبٹ آباد، مانسہرہ، بفہ اور ہری پور کے مقامات پر پارٹی کے کارکنوں سے خطاب فرمایا مانسہرہ میں تحصیل مانسہرہ اور بٹگرام کے عہدہ داروں اور کارکنوں کے ایک بڑے اجتماع کی صدارت کی اور خطاب فرمایا علاوہ ازیں انہوں نے ایبٹ آباد میں ایک پریس کانفرنس اور ہری پور میں سیرت النبیؐ کے جلسہ سے بھی خطاب فرمایا۔ اس دورے میں مولانا ہزاروی نے جمعیۃ کی ممبر سازی کے کام کو تیز کرنے اور دوسرے تنظیمی معاملات کا جائزہ لیا۔ جمعیۃ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم بھی اکثر مقامات پر مولانا ہزاروی صاحب کے ہمراہ تھے۔

مانسہرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مانسہرہ و بٹگرام کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے عہدہ داروں اور کارکنوں کا ایک بڑا اجتماع مانسہرہ میں جمعیۃ کے ممتاز رہنما مولوی غلام سرور کی قیامگاہ پر منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے کی اور اس میں جمعیۃ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم ایم این اے بھی شریک ہوئے۔ اجلاس میں ممبر سازی کے متعلق کئی تنظیمی معاملات اور عوامی مسائل پر غور ہوا اور کئی اہم فیصلے کئے گئے۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام غوث ہزاروی نے فرمایا کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں صرف اسلامی نظام ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ اس میں لادینی نظام کے حامیوں اور مرتدوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو درپیش تمام مسائل اسلام کی روشنی میں حل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جس قدر جلد اسلامی آئین نافذ کر دیا جائے۔ اسی قدر ہی ملک کے لئے بہتر ہوگا۔ مولانا ہزاروی نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ عبوری آئین میں اسلامی دفعات کو تو شامل نہیں کیا گیا۔ لیکن عائلی قوانین جیسے غیر اسلامی قوانین کو تحفظ دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مستقل آئین ہر لحاظ سے خالص اسلامی ہونا ضروری ہے ہم کسی غیر اسلامی آئین کو قبول نہیں کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ نے اسلامی آئین کے سلسلے میں عوام سے جو وعدہ کیا ہے۔ وہ اس پر سختی سے قائم ہے اور ہم اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔

مولانا ہزاروی نے پارٹی کی تنظیم نو پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کے کارکنوں کو ممبر سازی کی مہم میں گہری دلچسپی اور سخت محنت سے کام لینا چاہیئے تاکہ پارٹی کو وسیع بنیادوں پر منظم کیا جائے انہوں نے کہا کہ خدا کے فضل سے مجھے یہ بات کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ملک میں اسلام کی سربلندی اور عوام کی فلاح و بہبود کا جذبہ رکھنے والی پارٹی صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے گذشتہ انتخابات بڑی مشکل سے لڑے ہیں۔ ہمارے پاس سرمایہ نہ تھا۔ ہمارے ایک روپے نے سرمایہ داروں کے ایک لاکھ روپے کا مقابلہ کیا اور خدا کی غیبی امداد ہمارے ساتھ تھی۔ سرحد اور بلوچستان کے اسلام کے شیدائی عوام نے جمعیۃ کو کامیاب بنا کر اسے بین الاقوامی سطح پر ایک اہم پارٹی بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی کے بعد سب سے زیادہ ووٹ جمعیۃ علماء اسلام نے حاصل کر کے اپنے آپ کو مغربی پاکستان کی دوسری بڑی پارٹی ثابت کر دیا انہوں نے کہا کہ انتخابات میں تو جمعیۃ نے اپنی سیاسی اہمیت کا سکہ منوایا ہے۔ اب زیادہ سے زیادہ ممبر سازی کر کے اس کی بنیاد پر انتخابات سے ہم نے جمعیۃ کو تنظیمی لحاظ سے بھی ملک کی ایک اہم ترین پارٹی بنانا ہے۔ اس کے لئے جمعیۃ والوں کو دن رات کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کارکنوں کو مشورہ دیا کہ وہ کسی دوسری پارٹی یا اس کے لیڈر پر تنقید نہ کریں بلکہ یہ کام ہم پر چھوڑ دیں۔

مولانا ہزاروی نے سرحد میں شراب پر پابندی کے فیصلے کا زبردست خیر مقدم کیا اور سارے ملک میں شراب پر پابندی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ شرابیوں نے ملک کو زبردست نقصان پہنچایا ہے مولانا ہزاروی نے سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان پر پورے اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مفتی صاحب بڑی محنت سے اسلام اور عوام کی خدمت میں مصروف ہیں۔ خدا وند کریم انہیں کامیاب فرمائے۔

انہوں نے کہا کہ سرحد میں رائج تمام قوانین کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کے لئے علماء اور ماہرین قانون کا ایک بورڈ قائم کیا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ سرحد پاکستان کا ایک مثالی اسلامی صوبہ بن جائے گا۔

اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے تحصیل مانسہرہ کے نائب امیر عبدالستار خاں کو تحصیل مانسہرہ کی ممبر سازی کی مہم کا نگران مقرر کیا گیا۔ اجلاس میں کئی قراردادیں بھی پاس ہوئیں۔ ان میں چند یہ ہیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ نمائندہ اجلاس سرحد میں شراب پر پابندی کے فیصلے کا خیر مقدم کرتا اور اس کے ساتھ حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس فیصلہ پر انتظامیہ سے سختی سے عمل کرانے کے لئے اقدام کرے۔ کیونکہ چوری چھپے شراب کی فروخت اور شراب نوشی کی اطلاعیں ملی ہیں۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ضلع ہزارہ میں عموماً اور تحصیل مانسہرہ و بٹگرام میں خصوصاً جنگلات کی تباہی کے ذمہ دار ٹھیکیداروں اور افسروں کے خلاف تحقیقات کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔

(۳) یہ اجلاس مولانا عبدالعلی صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا۔

(۴) یہ اجلاس اوگی میں سٹیما کی تعمیر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے اس کی تعمیر روک دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نیز شنکیاری میں فوجی سٹیما کو عام لوگوں کو دکھانے کے اقدام پر بھی افسوس کا اظہار کرتا ہے کیونکہ اس سے لوگوں کے اخلاق پر برا اثر پڑے گا۔

(۵) یہ اجلاس سابق صدر یحییٰ خاں کو ضلع ہزارہ سے بدر کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

بیانات

جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام غوث ہزاروی نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ بعض سیاسی رہنما اپنے غیر ذمہ دارانہ بیانات سے ملک کی پرامن فضا کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مانسہرہ سے موصول ہونے والے ایک بیان میں مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ ایک منصوبہ کے تحت مرکز اور صوبوں کے درمیان کشیدگی پیدا کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس سلسلے میں بعض اخبارات بے بنیاد باتوں کو اچھال کر کے غلط فہمی کی فضا پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی اخبارات ہیں جو غلط رپورٹیں شائع کر کے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان الگ ہو گیا مولانا ہزاروی نے اپیل کی کہ ایک ایسے موقعہ پر جبکہ ملک کو سنگین بحران کا سامنا ہے ایسی کسی تحریک کی حمایت نہ کی جائے۔ جس سے ملک کے اتحاد اور سلامتی کو نقصان پہنچتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو اتحاد کی جتنی ضرورت ہے اتنی کبھی بھی نہیں تھی۔ کیونکہ اس وقت ملک مسائل اور مشکلات میں گھرا ہوا ہے اور ذاتی مفادات کے لئے جارحانہ بیانات سے ملک کو مزید نقصان پہنچے گا۔

جمعیۃ کے رہنما نے کہا کہ اگر رہنماؤں کو قومی مفاد عزیز ہے تو انہیں پرامن حالات کے لئے مل جل کر کام کرنا چاہیئے۔

آئینی کمیٹی کے اجلاس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ قومی رہنماؤں اور اخبارات کو اسلامی آئین کے قیام کے لئے زور دینا چاہیئے۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس لیئے دنیا کا کوئی مذہب بھی اس کا مقا

پاکستان میں اسلام کے خلاف کوئی قا

جمعیۃ علماء اسلام مرزائیت کے

خانپور میں عظیم الشان سیرت کانفرنس

خانپور۔ گذشتہ روز یہاں سیرت النبی کانفرنس کے زیر اہتمام ایک بہت بڑے جلسہ عام میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک مکمل اور جامع ضابطہ حیات ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلام کے مقدس نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ اس لئے اگر یہاں اسلام رہا تو ملک رہے گا اور اسلام نہ رہا تو ملک بھی باقی نہیں رہے گا۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کو اقتدار کی قطعی ہوس نہیں ہے۔ ہم صرف اسلام کی سربلندی چاہتے ہیں۔ کیونکہ پاکستان کے استحکام و عوام کی خوشحالی اور مسلمانوں کی بھلائی کا راز اسلام میں مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم قائم کرنے کا واحد مقصد یہ تھا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے کام کیا جائے۔ اس لئے اگر موجودہ حکومت اسلامی آئین بنانے اور اسلامی قوانین نافذ کرے تو ہم برسر اقتدار پارٹی کے غلام بے دام بن جائیں گے۔ بصورت دیگر ہم اس وقت تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ جب تک ہم اسلام کی سربلندی کے عظیم مقاصد کے حصول میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ کیونکہ ہم پاکستان میں اسلام کے خلاف کوئی قانون برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے مرکز میں وزارتوں کی پیشکش قبول کرنے کے مسئلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہم غلط پالیسیوں اور غیر شرعی باتوں کی تائید کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ہم اس وقت تک وزارتوں کو پائے حقارت سے ٹھکراتے رہیں گے۔ جب تک صدر بھٹو اسلامی قوانین نافذ کرنے کا یقین نہ دلا دیں۔

انہوں نے نیپ اور جمعیۃ کے اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ اور نیپ کے درمیان اتحاد کے معاہدے کی سب سے بڑی شرط ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ ہے۔ اس لئے ہم آخری وقت تک قومی اور صوبائی سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے۔

انہوں نے آزادی تحریر و تقریر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس حد تک آزادی تحریر و تقریر کے حامی ہیں، جو اسلام کے خلاف نہ ہو۔ انہوں نے خواتین کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مادر ملت خواتین کی طرف سے خواتین کے حقوق کے سلسلہ میں کہا جا رہا ہے کہ مردوں نے عورتوں کا استحصال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں خواتین کو بہت ہی بلند مقام حاصل ہے اور اسلام میں عورتوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت موجود ہے۔ لیکن اگر خواتین آزادی کے نام پر فحاشی کی اجازت مانگیں تو اس بات کی قطعی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہم فحاشی کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے انہوں نے اپنی تقریر کے دوران حکومت سے مطالبہ کیا کہ عوام کو مسلح تربیت دی جائے۔ تاکہ عوام فوج کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کی خود حفاظت کرنے کے قابل بن سکیں۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ پورے ملک میں شراب اور جہیز پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اسلام کی سربلندی، ملک کے استحکام، عوام کی خوشحالی اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے جدوجہد کریں۔

انہوں نے کہا کہ علماء کرام پر قوم و ملک کی گرانقدر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی میں حصہ لیں۔ جگہ جگہ علماء اسلام جمعیۃ گارڈ اور جمعیۃ طلباء اسلام کی ٹھوس تنظیمیں قائم کریں۔ انہوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مرزائیت کو اقلیت قرار دیا جائے اور آئین میں مسلمان کی تعریف کی جائے۔

مولانا ضیاء القاسمی

اس جلسہ میں مولانا ضیاء القاسمی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں کوئی ایسا قانون نہیں چلنے دے گی جو قانون محمد عربی کے قانون سے ٹکرائے گا انہوں نے کہا کہ ہم تختہ دار قبول کر سکتے ہیں۔ لیکن اسلام کے خلاف کوئی قانون برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے ملک میں شراب پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ شراب کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام کا سیلاب بڑھ چکا ہے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت اس کا راستہ نہیں روک سکتی۔

انہوں نے کہا کہ قوم شراب کے خلاف فیصلہ دے چکی ہے۔ کیونکہ اگر بھٹو صاحب عام جلسوں میں عوام سے ہاتھ کھڑا کرا کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ تو ہمیں بھی عوام اور عوامی اسمبلی پر فخر ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے تمام جلسوں میں عوامی اسمبلی شراب کے خلاف فیصلہ دے چکی ہے۔ اس لئے حکومت کو عوام کے فیصلہ کا احترام کرنا چاہیئے انہوں نے اس بات پر تنقید کی کہ حکومتی پارٹی کی طرف سے سرحد میں شراب پر پابندی عائد کرنے سے ۴۰ لاکھ روپے کے خسارہ کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے اس ۴۰ لاکھ روپے کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن حکومتی پارٹی سے یہ کہوں گا کہ شراب کی وجہ سے مشرقی پاکستان ملک سے جدا ہوا ہے۔ تم مشرقی پاکستان کے خسارہ کو پورا کرو۔ میں ۴۰ لاکھ روپے کے خسارہ کو پورا کر دوں گا۔

مولانا ضیاء القاسمی نے سرحد میں شراب اور جہیز کی لعنتوں پر پابندی عائد کرنے کے سلسلہ میں مفتی محمود کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ پنجاب میں بھی شراب اور جہیز پر پابندی عائد کی جائے اور اتوار کی بجائے جمعہ کو ہفتہ وار تعطیل کی جائے۔

مولانا محمد لقمان

مولانا محمد لقمان نے کہا کہ اگر بھٹو حکومت نے عوام سے کئے گئے اپنے تمام وعدے پورے نہ کئے تو عوام انہیں کبھی بھی معاف نہیں کریں گے۔ اور ان کا حشر ایوب اور یحییٰ سے بھی برا ہوگا۔ انہوں نے عوام سے استفسار کیا کہ آپ ہی بتائیں کہ جسے عوامی حکومت کہا جا رہا ہے، اس عوامی حکومت نے کون سا مسئلہ حل کیا ہے، کیا مزدوروں کے مسائل حل ہو گئے ہیں۔ کیا کسانوں کو ساڑھے بارہ بارہ ایکڑ اراضی مل گئی ہے؟ کیا بے گھر لوگوں کو پلاٹ مل گئے ہیں۔ کیا آٹا سستا ہو گیا ہے۔ کیا چینی سستی ہو گئی ہے۔ کیا نہری پانی کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ کونسا مسئلہ ہے جو حل ہو گیا ہے انہوں نے حکومت سے کہا کہ وہ تنقید برداشت کرے، کیونکہ تنقید ہمارا حق ہے۔ ہم اس وقت تک مغوروں جیتے رہیں گے اور تنقید کرتے رہیں گے۔ جب تک عوام کے مسائل حل نہیں ہو جاتے۔ انہوں نے نہری پانی کی کمی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا۔ کہ ملتان اور بہاولپور ڈویژن میں اس دفعہ صرف ۹ لاکھ ایکڑ کپاس کاشت کی جائے گی۔ جبکہ اس سے پہلے ۱۸ لاکھ ایکڑ کپاس کاشت کی جاتی تھی۔ انہوں نے حکومت سے پوچھا اور کہا کہ مجھے حکومت بتلائے کہ اس خسارے کا کون ذمہ دار ہوگا۔ اور کپاس سے جو زرمبادلہ حاصل ہوتا تھا اسے کون پورا کریگا انہوں نے کہا کہ تمام صوبوں کی ضروریات کا احساس کیا جائے اور ہر صوبے کو اس کی ضرورت کے مطابق پانی دیا جائے۔

بلہ نہیں کرسکتا، خواتین کو آزادی کے نام پر فحاشی کی اجازت نہیں دی جاسکتی (مولانا ہزاروی)

نون برداشت نہیں کیا جائیگا (مولانا ضیاء القاسمی)

خلاف تحریک چلائیگی (مولانا نعمان)

ں رہنمایان جمعیۃ کی تقریریں

اس جلسہ عام کی صدارت خواجہ منظور احمد نے کی۔ جلسہ میں تقریباً چالیس ہزار افراد نے شرکت کی۔ جلسہ سے قبل ۵ بجے شام ایک جلوس نکالا گیا۔ یہ جلوس عیدگاہ سے شروع ہوا اور شہر کی اہم سڑکوں سے گذرتا ہوا واپس عیدگاہ پہنچ کر ختم ہوا۔ اس جلوس کی قیادت مولانا ضیاء القاسمی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پنجاب اور دیگر رہنماؤں نے کی تھی۔ اس جلوس کے شرکاء نے "شراب و شراب بند کرو، مرزائیت کو اقلیت قرار دو، اسلامی آئین نافذ کرو۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد اسلام زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد مفتی محمود زندہ باد غلام غوث ہزاروی زندہ باد اور ضیاء القاسمی شیر پنجاب زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اس جلسہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

(۱) مرزائیت کو اقلیت قرار دے کر مرزائیوں کا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے۔

(۲) پورے ملک میں شراب اور جوئے پر پابندی عائد کی جائے۔

(۳) اسلامی آئین نافذ کیا جائے۔

(۴) آئین میں مسلمان کی تعریف کی جائے۔

● —— جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام غوث ہزاروی جلسہ گاہ پہنچے۔ تو جمعیۃ کے کارکنوں نے بابا جی ہزاروں سال۔ ہزاروی جیئے ہزاروں سال کے نعرے لگا کر ان کا استقبال کیا

● —— مولانا ہزاروی نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ اگر برسر اقتدار پارٹی ملک میں خالص اسلامی قوانین نافذ کرنے کا اعلان کرے تو ہم اس پارٹی کے غلام بے دام بن جائیں گے۔

● —— ہزاروی صاحب نے آزادی صحافت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "اخبار والے پیسے کھاتے ہیں جو اخبار والوں کو پیسے دے دیتا ہے۔ اسی کا مضمون اور اس کی تقریر چھپ جاتی ہے۔

● —— ہزاروی صاحب نے کہا کہ اگر خدانخواستہ اگر کبھی کسی مرزائی کو ملک کا صدر بنایا گیا، تو اس کو سب سے پہلے میں گولی ماروں گا۔

● —— ہزاروی صاحب نے کہا کہ صدر یحییٰ خان شرابی اور غدار ثابت ہوا ہے۔ اسے پنجرے میں بند کر کے لاہور کے چڑیا گھر میں رکھا جائے۔ تاکہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔

● —— مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ مفتی محمود ہفتے میں چھ دن سرحد کے وزیر اعلیٰ ہوتے ہیں اور ساتویں دن پشاور کی مسجد میں خطیب اعلیٰ ہوتے ہیں۔ انہوں نے بغیر نام لئے کہا کہ تم سیاست کو مسجد سے نکال کر مے خانوں، کلبوں اور انٹرنیشنل ہوٹل لے گئے تھے اور ہم نے سیاست کو پھر سے مسجد میں پہنچا دیا ہے۔ اب قوموں کی تقدیر کے فیصلے مسجدوں میں ہی ہوا کریں گے اور انشاء اللہ عہد فاروقی کی یاد تازہ ہو کر رہے گی۔

● —— مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ شراب کے خلاف جمعیۃ کا سیلاب بڑھ چکا ہے۔ اب پیپلز پارٹی اس سیلاب کو نہیں روک سکتی۔

● —— قاسمی صاحب نے کہا۔ خانپور والو! ابتداء شراب کے خلاف سب سے پہلا جلوس کس نے نکالا ہے اب مودودی اور اسلام پسند کہاں ہیں؟

● —— قاسمی صاحب نے کہا کہ جنگ کے دوران نور جہاں "میریا ڈھول سپاہیا" گیت گایا کرتی تھی۔ ہم اب سمجھے ہیں کہ وہ یحییٰ خان کو ڈھول سپاہیا کہا کرتی تھی لیکن اب وہ کہتی ہے کہ میں تو یحییٰ کے پاس صرف ایک دفعہ گئی تھی۔ وہ بھی بین الاقوامی سنڈا تھا۔

● —— قاسمی صاحب نے لائلپور کے حالیہ ضمنی انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ لائلپور کے الیکشن میں جو جھرلو چلا ہے۔ اس کی مثال ایوب خان اور یحییٰ خان کے دور میں بھی نہیں ملتی۔

● —— جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولانا محمد نعمان نے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے ایک مقام پر مولانا کوثر نیازی کو مائٹر نیازی لکھتے ہوئے کہا کہ اگر بھٹو صاحب اسلامی آئین بنا دیں تو ہم ان کے بوٹ پالش کرینگے۔

● مولانا محمد نعمان نے بابوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ بابو صاحب اب پتلونوں اور لنڈے کے کوٹوں والوں کی حکومت کے دن جا چکے ہیں۔ اب چادر اور شلوار والے حکومت کریں گے۔

● —— مولانا محمد نعمان نے اپنی تقریر کے دوران ایک مقام پر وزیر داخلہ خان قیوم خاں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ خان اعظم جیل جانے سے بہت گھبراتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال کے تنظیمی و تبلیغی اجلاس

۱۵ مئی سے ۱۶ جون تک پورا مہینہ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال کے تنظیمی اجلاس ضلع بھر کے تحصیلات و تھانہ جات و قصبات میں منعقد ہوئے تبلیغی اجلاس کا افتتاح قائد پنجاب مولانا ضیاء القاسمی کے بیان جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے آغاز ہوا۔ مندرجہ ذیل مقامات پر تنظیمی اجتماعات ہوئے۔

جامعہ رشیدیہ ساہیوال۔ کوٹ خادم علی ساہیوال عیدگاہ ساہیوال۔ عارف والہ۔ چیچہ وطنی، دیپالپور، پاکپٹن۔ حجرہ شاہ مقیم، ریتالہ خورد۔ بصیر پور۔ ملکانہ، ہڑپہ، قبولہ، جندراکہ، چک ۶۷/۹-B

ان بارہ مقامات کے دورہ جات میں مندرجہ ذیل مختلف حضرات نے مختلف مقامات پر تقاریر کیں۔

قائد پنجاب مولانا ضیاء القاسمی۔ مولانا لال حسین اختر صاحب امیر مجلس ختم نبوت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں صاحب۔ فاضل حبیب اللہ فاضل جامعہ رشیدیہ سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی۔ مولانا محمد حسین رشیدی مبلغ جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا فاروق احمد مبلغ جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح مبلغ جمعیۃ علماء اسلام جناب سید مقبول حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ، سید نور حسین شاہ صاحب۔ حافظ محمد شریف صاحب نعت خواں

الحمد للہ ان مرکزی مقامات پر جمعیۃ کا پروگرام پیش کیا گیا اور جماعت کا تعارف ہوا اور جماعتوں کی تشکیل و تعمیر سازی شروع اور کنوینر حضرات نے کام شروع کر دیئے۔

دوسری قسط میں مندرجہ ذیل مقامات کے دورے ہونگے ان میں بعض مقامات پر قائد پنجاب مولانا محمد ضیاء القاسمی فاضل رشیدی جالندھری۔ سید امیر حسین گیلانی، سید مقبول حسین ایڈووکیٹ اور دوسرے حضرات علماء و مبلغین شامل ہوں گے۔ مقامات ذیل پر اجتماعات جولائی میں مکمل ہونگے

لار شاہ۔ چیچہ وطنی۔ حویلی۔ اکاڑہ، کبیر۔ گگو تبولہ، بامہ بالا۔ اسلام پور اور بعض اہم جگوک و قصبات، ان مقامات پر فاضل حبیب اللہ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال اور سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی ہر حال شریک ہوں گے۔

(ناظم تبلیغ و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال)

حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم اے، ایم، او، ایل
صدر شعبۂ اسلامیات، گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

۱۹۰۲ — ۱۹۷۰

حضرت قاری فضل کریم صاحبؒ

ولادت و نام و نسب

آپ ۱۹۰۲ء میں امرت سر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حاجی مہتاب الدین تھا۔ اجداد ہندو تھے۔ تین چار پشتوں سے اللہ نے اسلام کی توفیق نصیب فرمائی۔

آپ اپنے والد کے نکاح ثانی سے تھے۔ پہلے نکاح سے صرف ایک بچی کی پیدائش کے بعد والدہ ماجدہ انتقال کر گئیں۔ دوسرے نکاح سے سات بچے پیدا ہوئے۔ مگر برضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کے والد نے کسی بزرگ سے اولاد صالح کے لئے دعا کروائی اور انہی کی ہدایت پر ان کا نام "یحییٰ" رکھا گیا۔ آپ ابھی چند ماہ ہی کے تھے کہ والدہ صاحبہ انتقال کر گئیں۔

پرورش

والد بزرگوار نے بچے کی پرورش و نگہداشت کے لئے ایک بیوہ خاتون (جن کے اپنے بھی چند ایک بچے تھے) سے نکاح کر لیا، مگر ان کا سلوک بھی آپ سے روایتی سوتیلی ماؤں جیسا رہا۔ انہی دنوں چیچک کی وبا پھیل گئی اور قاری صاحب (مرحوم) بھی اس کا شکار ہو گئے۔ سوتیلی والدہ نے اس موقع پر بھی بجائے رحمت و شفقت کے نفرت و حقارت سے استقبال کیا۔ آپ شدت تکلیف سے تڑپتے رہتے، لیکن ان کی بلا سے

چچا کی کفالت میں

خوش قسمتی سے آپ کے تایا جی جو آپ کے پڑوس میں رہتے تھے، اور ان کی اہلیہ جو ایک نیک دل اور خدا ترس خاتون تھیں انہوں نے آپ کو اپنی گود میں لے لیا۔ ان کا اپنا بھی ایک لڑکا تھا۔ جس کا نام عبدالکریم تھا، پھر اسی مناسبت سے انہوں نے "یحییٰ" سے آپ کا نام "فضل کریم" رکھ دیا۔ آخری نام کو اللہ نے ایسی شہرت بخشی کہ ان کا اصل نام یحییٰ سب بھول گئے۔

تائی صاحبہ کے پاس جانے کے بعد آپ پر پانچ مرتبہ چیچک کا حملہ ہوا۔ اور اس طرح آپ قوت باصرہ، سامعہ اور لامسہ سے صرف ڈیڑھ سال کی قلیل عمر میں محروم ہو گئے۔ ہسپتال سے آپریشن کے بعد نقلی آنکھوں اور کانوں کے سوراخ بنائے گئے، مگر آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ لیکن اللہ پاک نے آنکھوں کی کمی کو دیگر تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو جلا بخش کر پورا کر دیا

ابتدائی تعلیم

آپ کی سوتیلی والدہ کے سلوک میں اس کے بعد بھی کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ آپ اگر اپنے دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ کھیلنے آتے، تو وہ سخت برہم ہو جاتیں اور کہتیں کہ "حافظ کے لئے مسجد میں کوئی جگہ نہیں ہے؟ یہ یہاں کیوں رہتا ہے"! اکثر و بیشتر ان کے والد اور والدہ میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا۔ والد حسن سلوک کرنا چاہتے جبکہ وہ آپ کو دیکھنا بھی گوارا نہ کرتیں۔ آپ روز روز کے گھریلو جھگڑوں سے تنگ آ چکے تھے اور پھر والدہ کا دیا ہوا تاثر کہ حافظ کے لئے مسجد میں کوئی جگہ نہیں، آپ کو خانہ خدا میں کھینچ لایا اور آپ کی قرآنی تعلیم حفظ و قرأت کا سبب بنا۔ والدہ کا یہ رویہ آپ کے لئے نیک فال ثابت ہوا۔ اور آپ قرآن کے مضبوط اور مخلص خادموں میں شامل ہیے

قاری صاحبؒ کے اساتذہ

آپ نے دس پارے مولانا حافظ قاری خدا بخش صاحب مرادآبادی مدظلہ سے پڑھے۔ قاری خدا بخش صاحب فرماتے ہیں کہ میں ۱۹۱۰ء میں امرت سر آیا۔ یہاں اس وقت قرآن مجید کا کوئی مدرسہ نہ تھا۔ موری گیٹ شیخ بوڑھے کی مسجد میں مولانا نور احمد صاحب قدس سرہٗ سے ایک آیت پوچھ کر یاد کرتا رہا۔ اس وقت قاری فضل کریم صاحبؒ سات آٹھ سال کے ہوں گے۔ میرے پاس آ کر پڑھتے رہے آٹھ دس پارے مجھ سے حفظ کئے۔ قاری صاحب کی والدہ ثانی تھیں۔ وہ آپ کو کھانے پینے کے معاملہ میں تنگ رکھتیں بسا اوقات کھانے کا ناغہ بھی ہو جاتا۔ آپ کے والد صاحب آپ کے کھانے پینے کا بندوبست مدرسہ ہی میں کر دیتے اور قاری صاحب مدرسہ ہی میں رہتے تھے۔ میں لکھنؤ سے قاری کریم بخش صاحب کو امرتسر لے آیا اور انہوں نے پڑھانا شروع کر دیا۔ قاری فضل کریم صاحبؒ حافظ عبداللطیف صاحب سنبھلی (جو مسجد خیرالدین میں پڑھاتے تھے) کے پاس چلے گئے، اور غالباً قرآن مجید بھی انہی کے پاس پورا کیا (قاری خدا بخش صاحب خود تحصیل قرأت کے لئے لکھنؤ تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے آپ کو حافظ عبداللطیف صاحب کے پاس جانا پڑا) اور تجوید کی کتابیں قاری کریم بخش صاحبؒ سے پڑھیں۔ قاری کریم بخش صاحب حافظ بھی تھے اور قاری بھی۔ عالم بھی تھے اور عامل بھی۔ کرشنا گلی بالمیکی والا بازار میں گھی کی ایک دکان کو اپنا ذریعہ معاش بنا رکھا تھا۔ اسی میں طلبہ کو للہ فی اللہ حفظ بھی کراتے اور تجوید بھی پڑھاتے تھے۔ دکان پر مدرسہ کا گمان ہوتا تھا۔ ساری دکان طلباء سے بھری ہوئی ہوتی تھی، انہی سے حضرت قاری فضل کریم صاحب نے تکمیل کی۔

تدریسی خدمات کا آغاز

قاری صاحبؒ امرتسر سے لاہور تشریف لے آئے اور ڈاکٹر جلال الدین صاحب کے ہاں ڈیوس روڈ پر عارضی قیام فرمایا اور انہی کے بچوں اور بچیوں سے تدریسی کام کا آغاز فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب دیندار، صالح اور بارسوخ بزرگ تھے ان کی وجہ سے حضرت قاری صاحب کا تعارف بھی بڑھتا گیا اور لوگ آپ کی عمدہ تلاوت سے مسحور ہوتے گئے۔

قاری صاحب مسجد چینیانوالی میں

پھر آپ نے مستقل طور پر مسجد چینیانوالی (لاہور) میں تدریسی کام شروع کیا۔ اس وقت آپ کے پاس صرف ایک طالب علم تھا۔ آپ نے طلبہ کی قلت و کثرت کو ملحوظ خاطر نہ رکھتے ہوئے نہایت استقلال کے ساتھ پڑھانا شروع کر دیا۔ آپ کے استقلال کی برکت سے رفتہ رفتہ طلبہ بڑھتے گئے، اور تجوید و قرأت کا کام پھیلتا گیا، سینکڑوں حفاظ اور قراء وہاں سے فارغ ہوئے۔ مسجد چینیانوالی میں آپ نے برابر بیس سال تک نہایت محنت سے پڑھایا۔

قاری صاحب مسجد نور میں

چینیانوالی مسجد کے مدرسہ کا انتظام و انصرام حضرت مولانا داؤد صاحب غزنویؒ کے سپرد تھا۔ وہی اس مدرسہ کے مہتمم تھے۔ جب مولانا سیاست میں آ گئے تو ان کی توجہ مدرسہ سے ہٹ گئی۔ اور آپ نے ۱۵ اگست ۱۹۵۰ء میں مسجد نور موتی بازار میں اپنے مدرسہ تجوید القرآن کی بنیاد رکھی، اس وقت آپ کے پاس پڑھنے والوں کی تعداد تیس تھی، اور اتنے ہی روپے تھے۔ آپ نے لوگوں سے مدرسہ کے لئے چندہ کی اپیل کی تو لوگوں نے کہا:

"بھلا یہ نابینا حافظ کیا مدرسہ چلائے گا؟"

ٹھیک ایک سال کے بعد مدرسہ کا نقشہ ہی اور تھا، طلبہ کی تعداد چار سو تک پہنچ چکی تھی اور ان کی تدریس کے لئے چھ اساتذہ کی خدمات حاصل کر لی گئی تھیں۔ مدرسہ کا چار ہزار روپیہ جمع تھا۔ پھر یہ جگہ بھی ناکافی ہو گئی اور ایک مستقل مدرسہ کی ضرورت شدت سے محسوس ہونے لگی۔

(باقی آئندہ)

عوام لسانی اور علاقائی تعصبات کو ہوا دینے والے عناصر سے ہوشیار رہیں

موجودہ بحران پر قابو پانے کے لئے قومی اتحاد کی اشد ضرورت ہے ۔ مولانا عبدالحکیم

راولپنڈی ۔ قومی اسمبلی کے رکن اور جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم نے کہا ہے کہ ملک کے موجودہ بحران پر قابو پانے کے لئے قومی اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے گذشتہ روز مانسہرہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو ان ملک دشمن عناصر سے خبردار کیا جو لسانی اور علاقائی تعصبات کو ہوا دے رہے ہیں۔

انہوں نے مالک و مزارع اور مزدور و انتظامیہ کے درمیان تصادم اور کھچاؤ کے رجحانات پر تشویش ظاہر کی اور کہا کہ ان کی وجہ سے پہلے ہی ملک کی معیشت کو زبردست نقصان پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو گھیراؤ جلاؤ کی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت ملک کی زرعی اور صنعتی پیداوار بڑھانے کے لئے زبردست کوششوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کھیتوں اور کارخانوں میں پُرامن فضا کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بعض عناصر اپنے ذاتی مفاد کے لئے صوبہ سرحد کی حکومت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی حکومت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی بجائے اسے عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے کچھ وقت دیا جانا چاہیئے۔ مولانا عبدالحکیم نے پنجاب کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ صوبوں کے درمیان خیرسگالی کے مفاد میں سڑک کے راستے پنجاب سے صوبہ سرحد گندم لانے کی اجازت دے دے۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور میں وزیراعلیٰ سرحد

و قائد جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم

کی تقریر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان نے شائع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

اس تقریر میں حضرت مفتی صاحب نے ملکی، ملی سیاسی اور مذہبی مسائل پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے جو حضرات خریدنا چاہیں۔ وہ ابھی سے اپنے آرڈر روانہ فرمائیں۔ مفصل اعلان کا انتظار فرمایئے۔

آرڈر

مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں

محمد اسلوب قریشی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان
۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور

"مجھے بنوں کے عوام پر فخر ہے"

★ ——— (وزیراعلیٰ سرحد)

گذشتہ دنوں صوبہ سرحد کے درویش صفت وزیراعلیٰ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بنوں کے ایک دن کے دورے پر بنوں تشریف لائے۔ آپ کا استقبال ڈیرہ بنوں سرحد بمقام پیزو جمعیۃ علماء اسلام بنوں کے کارکنوں نے کیا۔ جگہ جگہ عوام کے ایک جم غفیر نے استقبال کیا۔ پیزو، شہباز خیل، عمر ترخیل، ترخیل، تاجہ زئی، لکی مروت گنڈی خانخیل، سرائے نورنگ، شوگر ملز۔ تھانہ غریوالہ تاجی کلہ۔ چک ڈاڈان۔ میراخیل۔ وودلن اور بنوں شہر میں آپ کا استقبال ہوا۔ آپ نے ان سب مقامات پر عوام سے خطاب فرماتے ہوئے ان کی شکایات اور مشکلات سے آگاہی حاصل کی۔ اور کئی جگہوں پر فوری طور پر مسائل حل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ ۱۲½ بجے آپ بنوں پہنچے، اور فوری طور پر آپ نے سرکاری ملازمین سے خطاب فرمایا اور عوام کی تکالیف کو فوراً حل کرنے کی تلقین کی۔ ۵½ بجے آپ نے سرکٹ ہاؤس کے وسیع گراؤنڈ میں عوام کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بنوں کے عوام پر فخر ہے۔ کیونکہ بنوں کے عوام سارے پاکستان میں سب سے زیادہ دیندار ہیں۔ آپ نے رات کے ایک بجے تک عوام کے مختلف وفود سے ملاقاتیں کیں۔ صبح آپ نے ڈومیل کے عوام سے خطاب کیا۔ اور ان کے مسائل سنے، بعد کو آپ کوہاٹ کے لئے روانہ ہوگئے۔ (حضرت گل)

مبلغ کا تقرر

تحصیل منچن آباد کے لئے مولانا سید زین العابدین صاحب کو مبلغ مقرر کیا گیا ہے۔ جو کہ تحصیل بھر میں کام کریں گے علاقائی جمعیتوں کے ذمہ داران سے اپیل ہے۔ کہ وہ شاہ صاحب سے مکمل تعاون کریں۔ تحصیل کی تمام شاخوں کی نگرانی و چیکنگ بھی سید صاحب کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ چندہ وغیرہ دیتے وقت ان سے باقاعدہ رسید حاصل کریں (ڈاکٹر شیخ اکرام الحق منچن آباد)

طب و حکمت

سُرخ بادہ

★ ——— حکیم ہاشم احمد عباسی بی اے

یہ ایک متعدی مرض ہے، جس میں سخت بخار ہوتا ہے اور بلا کی کمزوری اور نقاہت ہوتی ہے۔ جلد کا بڑا حصہ متورم ہو جاتا ہے۔ حمرہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا مادہ خونی، گرم اور عفونت لئے ہوئے ہوتا ہے۔ یہ مرض چھوٹی عمر کے بچوں اور بیس سے پچیس سال کی عمر کے لوگوں کو اکثر ہوتا ہے۔ عورتیں اس مرض میں ایام حیض میں مبتلا ہوتی ہیں اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ ماہواری عام طور پر کم ہوتی ہو۔ جس کے نتیجے میں فضلات اندر ہی رک جاتے ہوں۔ غذا کی بدپرہیزی بھی اس کے اسباب میں شمار ہوتی ہے۔ اس لئے کہ جب خون صحیح نہیں بنے گا، تو اس قسم کے امراض کے واسطے زیادہ مستعد رہے گا۔ عام طور پر مرض کی ابتداء سردرد سے ہوتی ہے۔ جسم ٹوٹتا ہے۔ گلے میں درد ہوتا ہے۔ لرزہ کے ساتھ بخار آتا ہے۔ دوسرے تیسرے دن جلد پر ڈورے یا دورم نمودار ہو جاتا ہے۔ جس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ سوزش اور گرمی بہت ہوتی ہے۔ تناؤ ہوتا ہے۔ دبانے سے جلن محسوس ہوتی ہے۔ اگر اس کے مادہ میں حدت بہت زیادہ ہو، تو آبلے بھی نمایاں ہو جاتے ہیں اور بخار ابتداء ہی سے ۱۰۵ تک ہوتا ہے۔ زبان خشک ہوتی ہے۔ بے چینی اور پیاس شدید ہوتی ہے۔ جو دم یا دو ورہ جلد کی سطح کے نزدیک ہوتا ہے وہ زیادہ گہرا نہیں ہوتا۔ اور جو جلد کی سطح سے دور ہوتے ہیں تو وہ گہرے ہوتے ہیں۔ ان میں درد بھی خفیف ہوتا ہے۔

دودھ ساگودانہ، آش جو، مونگ کی دال کی کھچڑی خربوزہ، کدو، توری وغیرہ غذائیں استعمال کریں۔ چائے مچھلی، گوشت ہر قسم، سرخ مرچ، گرم مصالحہ وغیرہ قسم کی چیزوں سے سختی سے پرہیز کرائیں۔ میٹھا بھی بہت کم استعمال کریں۔

بدن سے اخراج مواد کریں۔ مریض کو علیحدہ اور صاف ہوادار کمرے میں رکھیں۔ ہضم کا خاص خیال رکھیں تحلیل کرنے والے طلاء لگائیں۔ سفوف نقوع صبح شام ۱، ۱ ماشہ استعمال کریں۔ بعد غذا تریاق کبدی اور دوا المسک ۲ رتی دونوں وقت استعمال کریں۔ تسکین کے واسطے رسوت کو گلاب میں حل کر کے لگائیں یا صندل سرخ، گیرو، سنگ راحت آب مکو سبز یا آب کشنیز سبز میں ملا کر لگائیں۔ یا پھر صبح شام نشتر قدرت ارتی دودھ ایک پاؤ کے ساتھ کھائیں اور روغن نشتر قدرت جسم پر لگائیں۔ آب مکو سبز بھی شامل کر لیں مکو تسکین کے واسطے عجیب چیز ہے۔ مکو کا آب مروق، سم الفار وسمی دواؤں کے زہریلے اثرات کو دور کر دیتا ہے۔ آرد جو، آرد برگ مکو سبز میں گوند کر سرطان منقرح پر لگانا عجیب مسکن ہے۔ جدھار آب مکو میں حل کر کے اور ا... لیق

(باقی برابر والے کالم میں)

(عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

بقیہ — رفتار زمانہ

لاتعداد خاندانوں کو مصائب کا شکار بننا پڑتا ہے، اور بے شمار لڑکیاں معاشرہ میں اپنا مستقبل تباہ کر بیٹھتی ہیں۔ اس رسم نے اسلام کی سادہ رسم عقد کو ایک گھناؤنا کاروبار بنا دیا تھا۔ بلاشبہ حکومت سرحد کا یہ اقدام معاشرہ کی ایک اہم اصلاح کا حامل ہے اور ہمیں امید ہے کہ جلد ہی دوسرے صوبوں میں اس اقدام کی پیروی کی جائے گی۔

(۱۲ر جون ۱۹۷۲ء)

سرحد میں سود کی لعنت کے خاتمہ کا آغاز

شراب پر پابندی، اردو زبان کو صوبہ سرحد کی سرکاری زبان قرار دینا اور جہیز کی تباہ کن رسوم پر قانونی بندش کے بعد حکومت سرحد نے سود کی لعنت ختم کرنے کا بھی آغاز کر دیا ہے

"حضرت مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے اعلان کیا ہے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے جاری کردہ قرضوں پر کوئی سود نہیں لیا جائے گا۔ نیز مرکزی حکومت کے قرضوں پر صوبہ سرحد سود ادا نہیں کرے گا"۔

(نوائے وقت لاہور، ۱۲ر جون ۱۹۷۲ء)

شراب کے ساتھ سود کی لعنت بھی پاکستان کا تباہ کن مرض رہا ہے۔ سود جو نہ صرف اسلام کی رو سے حرام ہے، بلکہ قرآن کے مطابق خدا اور رسول کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے۔ اتنی بڑی لعنت بلکہ خدا اور رسول سے بغاوت کو جنم کرنے کے اقدامات کا آغاز، مفتی محمود صاحب کی حکومت کا وہ کارنامہ ہے، جس پر پوری ملت اسلامیہ اور پاکستان کے عوام ان کے شکر گذار ہیں۔

ان کے پے در پے ان اسلامی اقدامات نے پاکستان کے مسلمانوں کی اسلامی امیدوں کو زندہ کر دیا ہے۔ اور اب وہ ایک بہتر اور اسلامی مستقبل کی زبردست امیدیں باندھ رہے ہیں۔

خدا کرے کہ پاکستان کے تمام صوبوں میں اس قسم کے اقدامات کا حوصلہ پیدا ہو۔ اور پورا ملک خالص اسلامی بن سکے۔

سینٹو کے ساتھ پاکستان کی وابستگی

صدر بھٹو نے مسلمان ملکوں کے حالیہ دورہ سے واپسی کے وقت کہا ہے کہ اگر بھارت روس کے ساتھ اپنا معاہدہ منسوخ کر دے تو پاکستان سینٹو سے علیحدگی اختیار کرے گا

جبکہ ایک معزز وزیر پیرزادہ عبدالحفیظ صاحب نے صدر کے حوالہ سے ہی یہ بات کہی ہے کہ موجودہ حالات میں سینٹو کے ساتھ پاکستان کی وابستگی، اس کے تحفظ و بقا کے لئے ضروری ہے۔ اور سینٹو میں شامل ممالک پاکستان کے موقف کی پرزور حمایت کرتے ہیں۔

سینٹو کے معاہدہ نے ماضی میں پاکستان کو قطعی کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ اس کے برعکس اس میں پاکستان کی شمولیت نے پاکستان کے خلاف شکوک و شبہات کو ہوا دی، اور بھارت کو اس کے خلاف بدگمانیاں پھیلانے کا موقعہ ملا۔

بھارت کے ساتھ پاکستان کی دو تباہ کن جنگیں ہو چکیں لیکن سینٹو اور اس میں شامل کوئی ملک ٹس سے مس نہیں ہوا۔ اور پاکستان کی مدد کو نہیں آیا۔

اب اگر اس معاہدہ میں پاکستان کی شمولیت بقول صدر بھٹو کے اس لئے جاری ہے کہ بھارت نے روس کے ساتھ ایک خصوصی معاہدہ کر لیا ہے۔ تو کیا سینٹو بھارت، روس کے اس معاہدہ کے پاکستان مخالف اثرات کا براہ راست مقابلہ کرے گا۔ اور کیا وہ بھی بھارت روس معاہدہ کی طرح کھل کر یہ اعلان کرے گا۔ کہ پاکستان کو بھارت یا روس کی طرف سے پیش آنے والے کسی بھی خطرہ کے وقت سینٹو اور اس میں شامل ممالک پاکستان کی کھل کر اور مکمل مدد کریں گے۔

بھارت اور روس معاہدہ تو اپنے فوری نتائج حاصل کر چکا ہے اور بھارتی جارحیت کو کامیاب بنا چکا ہے۔ سینٹو معاہدہ اب آئندہ ہی کچھ کام آ سکتا ہے۔ لیکن جب تک اس کی طرف سے کھل کر اس کا اعلان نہ ہو، پاکستان کے عوام کس طرح مستقبل کے لئے اس پر بھروسہ کر سکتے ہیں نیز یہ بات پھر کیا اہمیت رکھتی ہے کہ اگر بھارت روس سے اپنا معاہدہ ختم کر دے تو پاکستان سینٹو کو چھوڑ دے گا۔ کیا بھارت روس سے معاہدہ منسوخ کرنے کا اعلان کر دے تو پاکستان کے تحفظ کی ضمانت فراہم ہو جائیگی؟

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اب اپنی خارجہ پالیسی ٹھوس بنیادوں پر قائم کرنی چاہیئے۔ اور ہر بات بالکل واضح دو ٹوک ہونی چاہیئے۔ جو مکمل ضمانت اور عوام کے اعتماد پر مبنی ہو۔

ورنہ یہ سب معاہدے محض تنکوں کے سہارے ثابت ہوں گے۔ جن پر تکیہ کر کے ہرگز پار نہیں اترا جا سکتا

(۱۲ر جون ۱۹۷۲)

بقیہ — صراحات

کے معاون طبقہ کی صورت میں نمودار ہوئی تھیں۔

آزادی اور تقسیم کے فوراً بعد سے ہی پاکستان میں علماء کو بے اثر بنانے اور سیاسی جدوجہد سے انہیں کلیتہً علیحدہ کر دینے کی کوششیں پورے زور و شور کے ساتھ جاری ہو گئی تھیں۔

ان کوششوں کا مقابلہ نئے حالات میں پھر ایک عظیم شخصیت نے کیا۔ یہ شخصیت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری کی تھی۔ آپ کی سربراہی میں ایک بار پھر پاکستان میں علماء کی منتشر قوت جمع کی جانے لگی۔

اور سیاست میں علماء کے مؤثر دخل کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کا آغاز ہوا۔ تاکہ اسلام کا وہ مشن جو شاہ ولی اللہ سے لیکر حضرت مدنی تک جاری چلا آیا تھا اسے از سر نو زندہ اور متحرک کیا جا سکے۔

جمعیۃ علماء اسلام اس نئی جدوجہد کا مرکزی نقطہ قرار پائی۔ چنانچہ پندرہ سال کی شبانہ روز کی کوششوں نے اور جمعیۃ علماء اسلام کی پیہم جدوجہد نے پاکستان کی سیاست میں علماء کو سب سے آگے کی صف میں لا کر کھڑا کر دیا۔

حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اس مشن کو حضرت مولانا درخواستی کی سرپرستی میں حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے آگے بڑھایا اور ان کے ساتھ ملک کے تمام اہل حق اور علماء حق قدم بہ قدم تعاون کرتے رہے۔

تا آنکہ آج پاکستان ایک عبوری دور سے گذر کر دوسرے عبوری دور میں داخل ہو گیا ہے۔

اس دور کا آغاز جہاں ۱۶ر دسمبر ۱۹۷۱ کے المیہ اور نئے سیاسی عناصر کے ابھرنے سے ہوا ہے۔ وہاں مسلمان ملت کے لئے سب سے بڑی خوشخبری اور مستقبل کی یہ روشن امید بھی سامنے آئی کہ ایک اور عظیم شخصیت جو علماء کی نمائندہ اور دین کی شارح و ترجمان ہے، سیاسی افق پر سب سے زیادہ موثر حیثیت میں ابھری ہے۔

یہ شخصیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی ہے۔ جن کے مشن کو خدا ان نظر ہائے بد سے بچائے۔ جو سید احمد شہید، مولانا اسماعیل شہید، مولانا نانوتوی، مولانا شیخ الہند اور حضرت شیخ الاسلام کے مشنوں کا تعاقب کرتی رہی ہے۔

بہرحال حضرت شاہ ولی اللہ سے علماء کے دینی و سیاسی مشن کا جو سلسلہ شروع ہوا، وہ آج بھی جاری ہے۔ اور آج اس کی قیادت کی باگ ڈور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے ہاتھوں میں ہے۔

۱۸۵۷ کے بعد جن جن شخصیتوں نے اسلامی جدوجہد کی مرحلہ وار قیادت سنبھالی۔ اب ان کی جانشینی کی ذمہ داری حضرت مفتی محمود صاحب کے دوش پر آ گئی ہے۔

۱۸۵۷ سے شروع ہونے والے فرنگی دور اور ۱۹۴۷ سے قائم ہونے والے فرنگی اثرات کے دور کا یہ آخری مرحلہ ہے الحمدللہ فرنگی اقتدار اور اس کے اثرات کے مقابلہ میں علماء کی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوتی نظر آ رہی ہے بشرطیکہ وہی اندرونی عناصر پھر کسی ایسی سازش کو بروئے کار نہ لے آئیں جو ماضی میں علماء کو ناکام بنانے کے لئے کام میں لائی جاتی رہی ہیں۔

علماء حق کی کامیابی نہ صرف پاکستان کے بقاء و وجود کی ضمانت بن سکتی ہے۔ بلکہ ان کا مشن تو اول دن سے پورے برصغیر کو اسلامی قالب میں ڈھالنے کا رہا ہے۔ اس لئے وہی پاکستان کے کھوئے ہوئے وقار اور ہاتھ سے نکل جانے والے حصہ کو واپس لا سکتے ہیں اور پاکستان کی حدود کو برصغیر کی آخری سرحدوں تک وسیع کر دینے کی راہ ہموار کر سکتے ہیں۔

دیکھیں پاکستان کی مسلمان ملت، حضرت مفتی محمود صاحب اور ان کی جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مکمل تعاون کر کے تاریخ کے اس نئے مرحلہ کو پاکستان کے استحکام عظمت اور اسلام کو اس پورے برصغیر میں غالب لانے کے حق میں موڑتے ہیں یا پھر داخلی و خارجی سازشوں کا شکار ہو کر اس مرحلہ کو بھی ہاتھوں سے گنوا بیٹھتے ہیں۔

وقت کو اب مسلمان عوام کے اس فیصلہ کا انتظار ہے۔

(۱۰ر جون ۱۹۷۲)

اخبار الجمعیۃ

انتخابات ● بیانات ● قراردادیں

حلقہ اتمان بلاک کا اجلاس

بمقام لاہور تحصیل صوابی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اتمان بلاک کا اجلاس مولانا فیض الرحمٰن امیر حلقہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا اسلام الدین تور ڈھیر نے تحصیل صوابی و زیدہ کے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی تحصیل صوابی کی رابطہ کمیٹی کے لئے مولانا عبدالحنان جہانگیروی کا نام پیش ہوا۔ بعد میں چند قراردادیں منظور ہوئیں

(۱) اجلاس میں وزیر اعلیٰ سرحد مولانا مفتی محمود اور گورنر ارباب سکندر خلیل کو مبارکباد پیش کی اور وزیر اعلیٰ کے شراب پر پابندی کے فیصلے کو سراہا۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا، کہ حکومت مالیہ کی آسان ادائیگی کا طریقہ شروع کرے، کیونکہ مالیہ میں اکثر دھاندلیاں ہوتی ہیں۔ بجلی کے بل پرانے طریقہ کار سے وصول کئے جائیں۔ مولانا عبدالحنان کی چوری کا آج تک سراغ نہیں ملا۔ اس کی تحقیق کرائی جائے۔

حافظ خلیل الرحمٰن ضیا کی جمعیۃ میں شمولیت

ہفت روزہ احباب گوجرانوالہ کے مدیر ادارہ انجمن فدایان اسلام مغربی پاکستان کے صدر حافظ خلیل الرحمٰن ضیاء نے باضابطہ جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ حافظ صاحب نے ایک بیان مولانا ہزاروی اور حضرت مفتی صاحب پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ مولانا زاہد الراشدی نے حافظ صاحب کی جمعیۃ میں شمولیت کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔

قیوم لیگ سے استعفیٰ جمعیۃ میں شمولیت

تر ناب تحصیل چارسدہ کے جناب شاکر اللہ خان صاحب نے اپنے محلہ کے تمام لوگوں کے ساتھ قیوم لیگ سے مستعفی ہوکر جمعیۃ میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ انہوں نے جمعیۃ نیپ اتحاد کا خیر مقدم کیا اور وزیر اعلیٰ سرحد مولانا مفتی محمود پر اعتماد کا اظہار کیا۔ (محمد شریف ناظم عمومی ترناب)

ترناب میں یوم شریعت منایا گیا

۲ر جون کو ترناب تحصیل چارسدہ میں جمعیۃ اور نیپ کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا سید صفی اللہ مولانا عبدالقیوم سالار جمعیۃ گارڈز اور ڈاکٹر غلام سرور سالار پختون زلمے نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا۔ ہم قرآن و سنت کا قانون مانگتے ہیں۔ کیونکہ ہم سب مسلمان ہیں۔

آخر میں مولانا صفی اللہ کی قیادت میں ایک عظیم جلوس نکالا گیا۔

(محمد شریف ناظم جمعیۃ ترناب چینہ)

انتخابات جمعیۃ علماء اسلام ملتان

صوبائی جمعیۃ کے فیصلے کے مطابق تعمیر سازی کے بعد ملتان شہر علاقائی شاخوں اور شہری جماعت کے انتخابات مکمل ہوگئے۔ شہری مجلس عمومی کا اجلاس ۲ر جون کو مدرسہ قاسم العلوم کے دارالحدیث میں مولانا عبدالقادر قاسمی کی صدارت میں ہوا۔ شیخ محمد یعقوب نے سابقہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ اور انتخابات اور جماعتوں کی تفصیلات بیان کی۔ شہری جمعیۃ کا درج ذیل انتخاب ہوا۔

امیر الحاج شیخ محمد یعقوب جالندہری۔ نائب امیر الحاج محمد شریف آنول ۲۔ حاجی عمر دین قریشی۔ ناظم عمومی مولانا عبدالقادر قاسمی۔ ناظم ۱۔ شیخ محمد یعقوب (۲) مشتاق احمد خاں غوری۔ خازن حاجی محمد علی صاحب۔ سالار خواجہ عبدالرؤف مجلس عمومی نے مندرجہ ذیل ۲۹ ذیلی جماعتوں کے انتخابات کی منظوری دی اور ایک نگران کمیٹی مقرر کی۔ یہ کمیٹی شہری جمعیۃ کے ماتحت ہوگی جو عوامی رابطہ کا کام دے گی صدر حاجی ہدائت اللہ۔ ارکان۔ مولانا احمد دین۔ شیخ عبدالرزاق محمد اعظم صاحب حاجی حق نواز، شیخ عبدالرزاق، حاجی قمرالدین۔ شیخ قمرالدین۔ خواجہ محمد افضل حق۔

رپورٹ کارکردگی

شیخ محمد یعقوب نے اراکین جمعیۃ سے خطاب کرتے ہوئے کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔

شاخہائے جمعیۃ ملتان شہر

اعوان پورہ

امیر حضرت مولانا قاری محب اللہ۔ نائب امیر صوفی نیک بخت صاحب۔ ناظم عمومی صوفی محمد الیاس صاحب ناظم ۱۔ عبدالغفار ۲۔ صوفی سرمد حسین۔ سالار عبدالرشید سرپرست حافظ محمد حنیف صاحب

اشرف آباد رشید آباد

امیر فتح محمد قریشی۔ نائب امیر محمد عثمان۔ ناظم عبدالرشید غوری۔ خازن شرف الدین۔

اندھی کھوئی

امیر صوفی نور احمد۔ ناظم عمومی شیخ ممتاز علی۔ خازن اسلام الدین قریشی۔

بستی باوا حضرا

امیر صوفی تاج الدین۔ ناظم محمد حنیف۔ خازن سراج الدین

بوہڑ گیٹ محلہ شاہ ساز

امیر ملک حاجی نظام بخش۔ ناظم ملک سکندر ایم اے ناظم ۲۔ لیاقت علی۔ خان ۲۔ غلام مصطفیٰ

قاسم پور کالونی

امیر خان محمد یوسف خاں۔ نائب امیر ڈاکٹر عبدالرزاق، ناظم عمومی مولوی محمد رمضان ملتانی۔ ناظم مستری خدا بخش خازن صوفی کریم بخش۔

چوک شہیدان

امیر مولانا محمد حسن صاحب۔ نائب امیر صوفی محمد اسلم ناظم حافظ حبیب الرحمٰن۔ خازن علی بشیر

ملتان چھاؤنی

امیر صوفی عزیز الدین۔ ناظم عمومی عبدالواحد رانا، ناظم محمد سلیم سلیمی۔ خازن صوفی محمد سرور

قدیر آباد

امیر حافظ محمد رفیق۔ نائب امیر مولوی غلام سرور، ناظم حافظ عبدالرحمٰن۔ خازن عبدالصبور

کوٹ تولے خاں

امیر حافظ محمد شریف آنول۔ ناظم صفدر ہاشمی۔ خازن منظور احمد۔ سالار حافظ عاشق حسین۔

دہلی گیٹ اندرون

امیر قاری عبداللطیف صاحب۔ نائب عبدالغفور ناظم عمومی محمد شریف۔ ناظم حاجی کریم بخش۔ خازن حاجی حق نواز۔ ناظم سعد اللہ۔

دہلی گیٹ بیرون

امیر مولوی عبدالرحمٰن غازی۔ نائب امیر مولوی مہر دین ناظم عمومی شیخ عبدالکریم۔ خازن محمد فاروق

فرید آباد

امیر مولانا غلام فرید۔ نائب امیر حاجی محمد یار۔ ناظم عمومی محمد لقمان۔ ناظم محمد یوسف۔ ناظم حاجی سعد اللہ، خازن سیٹھ محمد رمضان

گلگشت کالونی

امیر شیخ الطاف حسین۔ ناظم مولوی محمد اکرم۔ خازن شیخ عبدالحمید۔

گلی حکیماں والی

امیر مولانا محمد طیب۔ ناظم غلام اکبر۔ خازن عطا محمد

حسین آگاہی

سرپرست حاجی خیر محمد صاحب۔ امیر حافظ مولوی بشیر احمد نائب امیر شفیق احمد۔ ناظم عمومی حافظ محمد ظفر۔ ناظم اشفاق احمد۔ ناظم محمد شریف۔ خازن حافظ عبدالرشید سالار حاجی محمد شفیع۔

حسن پردانہ وخواجہ کالونی

سرپرست حاجی عبدالرحیم۔ امیر صوفی نواب دین، ناظم حاجی میر احمد۔ خازن شیخ محمد انور

اتفاق پورہ باغ بیریاں

امیر صوفی اصغر علی۔ نائب امیر ڈاکٹر اسرار احمد، ناظم مختار احمد —— خازن نیک محمد سالار — محمد صدیق۔

کمہار منڈی

امیر حضرت مولانا الحاج قاری محمد اسماعیل صاحب
ناظم عمومی مولانا علاؤالدین - ناظم محمد اکبر بھٹی - خازن ڈاکٹر مختار احمد -

لوہاری گیٹ

امیر حافظ عبدالشکور - ناظم ملک رحیم داد - خازن صوفی غلام حسین -

پاک گیٹ

امیر حافظ غلام رسول - ناظم محمد اسلم - خازن حافظ محمد عبداللہ -

پرانی منڈی

امیر صوفی صابر علی - نائب امیر عبدالمجید - ناظم صوفی محمد رمضان - خازن ابوبکر -

صابن والی گلی

امیر حاجی محمد - ناظم مستری محمد صدیق - خازن امام دین

سمن آباد

امیر شیخ الطاف حسین - نائب امیر صلاح الدین -
ناظم صوفی محمد بشیر - خازن مستری محمد عارف

اتفاق پورہ

سرپرست حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ - امیر مولانا فیض اللہ - نائب عبدالرحمٰن - ناظم عمومی مولانا محمد حنیف
ناظم ارشد حسین شاہ - خازن محمد صدیق

بستی ڈبگراں

امیر مرزا ظفر بیگ - نائب امیر رنبواز خاں —
ناظم عمومی مولانا محمد عثمان - ناظم مختار احمد

آغا پورہ

امیر بابو عبدالرؤف قریشی - نائب امیر صوفی جان محمد
ناظم عمومی محمد شریف - ناظم عبدالحمید - خازن عبدالرؤف
ناظم نشر و اشاعت عبدالسلام

مغل آباد

امیر حاجی اللہ رکھا - نائب امیر قاری محمد طاہر - ناظم عمومی محمد اعظم - ناظم محمد ہاشم - خازن مشتاق غوری ، سالار محمد جاوید

نواں شہر

امیر مولوی غلام سرور - نائب امیر حاجی عبدالرحمٰن
ناظم عمومی قاری محمد علی - ناظم مولوی عبدالعزیز - خازن محمد سلیم -

(محمد یعقوب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر)

جمعیۃ مرہانہ تحصیل ڈسکہ کا انتخاب

سرپرست مولانا محمود الحسن صاحب مرہانہ - امیر الحاج محمد اسلم صاحب بڈھا گورایہ - نائب امیر قریشی محمد صادق
ناظم عمومی قریشی علی اکبر - خازن رانا محمد اصغر - سالار محمد اعجاز گجر -

اجلاس میں شراب بندی کرنے پر صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود کو مبارکباد پیش کی گئی -

---

انتخاب چھتہ شولگرہ (پشاور)

امیر میاں محمد رفیق شاہ صاحب - نائب امیر صحبت خاں
ناظم عمومی فقیر محمد میاں صاحب - خازن عمر اخان صاحب
۳۰ عدد جمعیۃ گارڈ بھرتی کئے گئے -

خزانہ ڈھیری حلقہ شولگرہ

امیر محمد انور خاں - نائب امیر میاں گل صاحب ،
ناظم عمومی عبدالرحمٰن صاحب - ناظم رضوان اللہ صاحب
ناظم ۲ نور رحمان صاحب

انتخاب شہر حاصل پور منڈی

سرپرست ڈاکٹر محمد شریف صاحب - امیر سید شرف الدین
نائب امیر صوفی بشیر احمد آڑھتی ۲ ملک خوشی محمد - ناظم عمومی عبدالستار صاحب - ناظم قاری دین محمد صاحب
مدرس مدرسہ امدادیہ ۲ صوفی جمال الدین — ناظم نشر و اشاعت چوہدری رحمت علی رحمت بکڈپو ، سالار محمد حسین مکرانی - نائب محمد اسلم -

خیر پور ٹامیوالی

امیر سید عباس علی شاہ صاحب - نائب امیر چوہدری محمد صدیق - ناظم عمومی حاجی محمد دین - ناظم چوہدری محمد اسماعیل - خازن حافظ گل محمد -

(حبیب الرحمٰن مبلغ جمعیۃ ضلع بہاولپور)

فتح پور تحصیل لیہ

فتح پور میں جمعیۃ کے کارکنوں کا اجلاس حاجی نذیر احمد پنشنر کی صدارت میں ہوا - مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

امیر مولانا حافظ محمد رب نواز فاروقی مدرس تعلیم القرآن فتح پور - نائب امیر مولانا فتح محمد - ناظم عمومی صوفی خیر الدین شاہ - سیکرٹری حافظ محمد یار ۲ صوفی محمد رمضان سالار خان گل عالم خاں - خازن حاجی نذیر احمد صاحب

انتخاب جمعیۃ ضلع قلات بلوچستان

امیر حاجی محمد کریم صاحب - نائب بوہاری عبدالحمید
ناظم حاجی محمد اسحاق - نائب ناظم عبدالحکیم ۲ کمانڈر
خازن عبدالرحمٰن - پروپیگنڈا سیکرٹری حاجی صالح محمد
سالار محمد اکبر - سالار محلہ حافظ خیر محمد

تشکیل تحصیل وڈھ

امیر جناب مولانا عبداللہ صاحب مہتمم دارالعلوم وڈھ - نائب امیر مولانا محمد یعقوب خطیب جامع مسجد شریف
ناظم مولانا عبدالرؤف صاحب حکیم - نائب ناظم مولانا ختم محمد صاحب - خازن مولانا مشتاق احمد صاحب -
سالار پروپیگنڈا مولانا عبدالقادر صاحب - معاون خصوصی نوابزادہ میر عبدالقادر صاحب شاذی مینگل -

تشکیل تحصیل سارونہ

امیر میر صالح فرمان - نائب امیر محمد اسماعیل صاحب
ناظم محمد حسین صاحب

تحصیل ہورناچہ

امیر جناب میر عبدالقدوس صاحب - نائب امیر میر محمد صاحب سردار زادہ - ناظم مولانا محمد قاسم صاحب
پروپیگنڈا سیکرٹری کریم خاں - خازن مولانا رضا محمد صاحب

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع قلات کے دورے

مستونگ ، قلات ، سوراب ، زہری - فضدار ، وڈھ ، ہورناچہ - سارونہ - باقی مواضع کا بعد میں دورہ کیا جائے گا - لوگ جوق در جوق جمعیۃ میں شامل ہو رہے ہیں چند قرار دادیں تمام ضلع کی جانب سے -

(۱) شراب پر پابندی (۲) قحاشی پر پابندی (۳) حکام پر نماز کی پابندی (۴) جنگی قیدیوں کی رہائی - (۵) اسلامی قانون کے نفاذ (۶) مدارس و مساجد کے لئے وظائف (۷) اسلامی تعلیم کی ترغیب - امیر جمعیۃ نے ۱۶ روزہ دورہ میں ہزاروں حضرات سے وعدہ و دستخط ثبت کرائے -

خان قیوم سازش کر رہا ہے

مولانا گل بادشاہ

جمعیۃ علماء اسلام گوجر گڑھی مردان کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ سے مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا پاکستان اسلام کے نام پر بنا - لیکن افسوس کہ ۲۴ سالہ دور اقتدار میں با اقتدار لوگوں نے قصداً و عمداً پاکستان کو اسلامی نظام سے محروم رکھا - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان وہ پاکستان نہ رہا جس طرح کہ ابتدا میں تھا ہم نے بار بار گذشتہ حکومتوں کو متوجہ کیا کہ پاکستان کی بقاء اسلامی صرف اور صرف اسلام میں ہے لیکن ہمارا کہا نہ مانا گیا - باقی ماندہ پاکستان میں بھی کروڑوں مسلمان بستے ہیں نہ - اگر اس وقت بھی پاکستان میں شرعی قانون نافذ ہو جائے تو دنیا میں پاکستان ایک عظیم مملکت بن سکتی ہے اور کوئی کافر طاقت پاکستان کا مقابلہ نہیں کر سکتی -

امیر محترم نے قیوم خاں کا ذکر کیا - کہ حکومت کے ایک اہم عہدے پر فائز ہونے کے باوجود صوبہ سرحد میں وہ سازش کر رہا ہے - اور مرکز اور سرحد و بلوچستان کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کے درپے ہے -

ضرورت رشتہ عمر ۲۲ سال حافظ قرآن دیوبندی صاحب حیثیت کے لئے رشتہ مطلوب ہے - لڑکی دورہ حدیث سے فارغ ہو - ورنہ حافظ ہونا ضروری ہے - پتہ ذیل پر رجوع کریں
الہداد خطیب رستم سائیکل فیکٹری شاہدرہ لاہور

اصلاح ذات البین

از:- حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب دامت برکاتہم

ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام کل پاکستان

میں نے ۸ جون سے ۱۰ جون ۱۹۷۲ء تک صوبہ سندھ کا دورہ کیا الحمد للہ تعالیٰ جماعتی دوست ہر جگہ کام کر رہے ہیں۔ دو مقامات میں احباب میں معمولی تشکر رنجی تھی نواب شاہ میں اور کراچی میں۔ نواب شاہ میں بہ النزاع کوئی خاص امر نہیں تھا۔ اور جو سمجھا جا سکتا تھا وہ بھی ختم ہو گیا تھا میں نواب شاہ کے معزز ہمدردان اسلام، کارکنان جمعیت سے درخواست کرونگا کہ وہ دین کی سربلندی کے لئے اپنا سر فدا نیچا کر دیں اللہ تعالیٰ اس کو بہت بلند فرما دیں گے۔ جیسا کہ وعدہ کیا گیا ہے اس کو نبھائیں۔

کراچی میں حضرت مولانا اسفندیار صاحب اور حافظ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کے درمیان عرصہ سے کشمکش تھی مگر کوئی حقیقی وجہ اختلاف نہ تھا۔ اخباری بیانات اور بلا تحقیق مضامین نے تلخی پیدا کر دی تھی۔ میں نے عرصہ کے بعد دونوں حضرات کے درمیان تشکر رنجی ختم کرنے کی کوشش کی میرے ساتھ حضرت مولانا نور محمد صاحب جھاول اور حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی امیر جمعیت سندھ بھی تھے۔ انہوں نے بھی تحقیق حالات اور مساعی اتحاد میں پوری کوشش کی۔ ہم یعنی مولانا سید محمد شاہ صاحب اور میں کراچی سے سکھر آئے۔ ہم کراچی دفتر سے فارم رکن سازی پر شدہ (سب کے سب) ہمراہ لے گئے۔ سکھر میں صوبائی دفتر کے بعض جبٹر ملاحظہ کئے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں:-

۱۔ کہ اب تک حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب کے پاس ناظم صوبائی کی حیثیت سے جو ممبر سازی کی کاپیاں واپس آئی ہیں ان کے روپے فیس ممبری کل تقریباً پچھ سو روپے بنتی ہے جو حافظ صاحب موصوف کو وصول ہوئی ہیں۔ اور وہ یہ رقم مرکز کو دینے کے ذمہ دار ہیں اب تک اس سے زیادہ کوئی رقم حافظ صاحب کو نہیں ملی نہ فارم ممبر سازی موصول ہوئے ہیں۔

۲۔ صوبائی جمعیت علماء اسلام سندھ نے اپنی مجلس شوریٰ میں سندھ کے تیرہ اضلاع تجویز کئے جن میں کراچی کے تین اضلاع شامل ہیں۔ اور یہ بھی طے کیا کہ ہر ہر ضلع کا تعلق براہ راست صوبہ کے ساتھ ہوگا۔ اس قرارداد کے بعد کراچی کے اندر تینوں اضلاع کے لئے متفقہ طور پر کسی انتخاب کی گنجائش نہیں رہتی ناضلاع کا تعلق صرف صوبہ سے رہ سکتا ہے۔ مگر چونکہ نئے انتخابات کے لئے تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے اس لئے میں نے اس انتخاب کو اب ختم کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ البتہ سعیا و مقررہ میں نئے انتخابات کا جس طرح فیصلہ جمعیت کرے گی وہ نافذ ہوگا۔

۳۔ میں حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب اور مولانا اسفندیار صاحب کے اخلاق۔ خدمت خلق کے جذبے اور جمعیت سے جذبہ وفاداری کی روشنی میں امید رکھتا ہوں کہ وہ کوئی بیان نفیاً و اثباتاً اخبارات میں نہ دیں اور یہ یقین کر لیں کہ نازک حالات میں معمولی سی رنجش اور بدگمانی بھی اسلام اور اہل اسلام کے لئے مہلک ہو سکتی ہے۔

میں جولائی میں پھر کراچی جاؤنگا۔ امید ہے کہ اس وقت تک ممبر سازی تنظیم رضاکاران اور فنڈ کا پورا انتظام ہو چکا ہوگا۔

فقط

غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام کل پاکستان

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کی امداد

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم

ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے ہدایات جاری فرمائی تھیں کہ پاکستان کے ہر ضلع کی جمعیۃ مرکز کو پانچ ہزار تک روپئے کی امداد دے تاکہ ایک فنڈ کی بنیاد پڑ سکے اور تمام اضلاع میں ابتدائی ممبر سازی کے بعد ابتدائی انتخابات ہو کر تشکیلات کیجائیں الحمد للہ تعالیٰ کہ ارکان جمعیۃ و عہدہ داران نے امیر لبیک کہا۔ مولانا کے دورۂ سندھ کے موقعہ پر پہلی قسط کے طور پر مندرجہ ذیل حضرات نے رقوم پیش کیں

جمعیۃ علماء اسلام کراچی معرفت مولانا اسفندیار صاحب	(۵ ہزار)	۵،۰۰۰
" جیکب آباد معرفت مولانا عمر الدین صاحب	(۲ ہزار)	۲،۰۰۰
" جھاول ضلع ٹھٹھہ بذریعہ مولانا نور محمد صاحب	(ایک ہزار)	۱،۰۰۰
" حیدر آباد بذریعہ برادر مکرم شبیر صاحب گھوی والے	(")	۱،۰۰۰

اف کے سوا سرگودھا، ہزارہ، جھنگ، ملتان وغیرہ اضلاع نے قسیل حکم کی اطلاعات دی ہیں ضلع لاہور اور کراچی کے ذمہ دس دس ہزار کی رقوم لگائی گئی ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام سکھر شہر نے دو ہزار چھ سو اکیاسی روپئے -- ۲۶۸۱ کی رقم جرم قربانی کی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کو مولانا ہزاروی مدظلہ کی معرفت ارسال کر دی ہے

خط و کتابت

یا رقوم ارسال کرتے وقت

ایجنسی نمبر اور خریداری

نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(ادارہ)

امتناع شراب کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو کوڑے لگائے جائینگے

موجودہ سزا ناکافی ہے: مفتی محمود کا اعلان

پشاور۔ مولانا مفتی محمود وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے اعلان کیا ہے کہ حکومت امتناع شراب کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سنگین سزا دینے کا حکم جاری کر دے گی۔ جمعۃ المبارک کی نماز کے موقع پر انہوں نے مسجد مہابت خاں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امتناع شراب پر چھ ماہ سزائے قید بہت معمولی سزا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے شراب نوشی کی سزا ۸۰ کوڑے مقرر کر رکھی ہے انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت بھی اس سزا کو ان ہی لائنوں پر شروع کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کی نکتہ چینی کا جواب دیا جو کہتے ہیں کہ امتناع شراب پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا، انہوں نے کہا کہ قانون میں کوئی خامی نہیں۔ اصل برائی معاشرے کی ہے انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں قتل، لوٹ مار، ڈکیتی کی بھی سزائیں ہیں لیکن لوگ پھر بھی جرم کرتے ہیں۔

بعد ازاں آپ نے کہا کہ اب اس کی ایسی سنگین سزا مقرر کریں گے کہ آئندہ کسی کو امتناع شراب کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔

جواہرات سے زیادہ قیمتی

لطفو کورس

خواہ کسی بھی طریقہ سے جوہر حیات جیسا قیمتی مادہ ضائع ہو رہا ہو یا ہو گیا ہو، چہرہ زرد، سر میں چکر، تنہائی پسند، ذہنی پریشانی دل و دماغ معدہ و شانہ کی کمزوری مایوسی و شرمندگی، پیشاب کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے عضلات (مسلز) کی غذا بنتی ہے۔ ایک طرح کا انسانی سیمنٹ ہے، قیمت مکمل کورس دس روپے، اوقات صبح ۸ تا ۲ شام ۶ تا ۹، اتوار شام ناغہ نوٹ:- جعلی خود ساختہ قسم کے معالجوں اور یوم ایام کے چکر سے بچیں مردانہ کمزوری کے اصحاب بھی تشریف لائیں

ماہر طب حکیم عبد اللطیف خان صاحب پسند یافتہ دہلی اینگلو یونانی دواخانہ ۶۰ چیمبرلین روڈ گوالمنڈی جنرل ڈاکخانہ لاہور